بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینہون عن المنکر و اولٰئک ہم المفلحون

رسالہ
تشحیذ الاذہان

مرتبہ قاضی محمد ظہور الدین اکمل

جلد ۱۲ | بابت ماہ مئی ۱۹۱۷ء مطابق رجب ۱۳۳۵ھ | نمبر ۵

فہرست مضامین

قیمت سالانہ
عوام سے عہ طلبار سے عمر غیر ممالک سے عہ
باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور شائع ہوا

خریدارانِ تشحیذ

وی۔پی آتے ہیں

جن حضرات نے ابھی تک ۱۹۱۷ء کا چندہ سالانہ ادا نہیں فرمایا (بلکہ بعض نے تو ۱۹۱۶ء کا چندہ بھی ابھی نہیں دیا) ان کے نام ۵۔جون کا تشحیذ وی پی ہوگا۔ایک ماہ پہلے اطلاع کردی ہے واپس کرکے نقصان نہ پہنچانا۔ تشحیذ مضامین کے لحاظ سے جو خدمات ادا کر رہا ہے۔ اسکا زبانی اعتراف جماعت احمدیہ کو ہے مگر عملی اعتراف کی ضرورت ہے موجودہ خریدار اگر سب کے سب چندہ سالانہ ادا کردیں تو بھی اخراجات پانسو روپیہ اس سے زائد ہیں۔ اس اندیشناک حالت کے باوجود اگر ہمارے دوست کارخانہ تشحیذ کا پھر حق اسے نہ دیں اور اپنے اپنے ذمہ کا بقایا ادا نہ کریں تو تشحیذ کا جاری رہنا محال ہے پس دوست خریدار بڑھائیں۔ عطیہ ہائے امدادی دلائیں اور چندہ سالانہ ادا فرمائیں۔ جس کے لئے مکرر عرض کرتا ہوں کہ وی پی آتے ہیں اگر کچھ عذر ہو تو پہلے اطلاع دیں

قبولیت دُعا کے چھیاسی گُر

خدا کے فضل سے جو یہ مضمون لکھا گیا ہے اسکی زائد کاپیاں الگ ٹائٹل پیج کے ساتھ چھپوائی گئی ہیں احباب دوسرے دوستوں میں بھی تحریک فرمائیں اور ۱۰ فی جلد کے حساب سے متعدد جلدیں منگوالیں یہ رسالہ تو تمام مسلمان کہلانے والوں کے کام آسکتا ہے احمدی مذہب کے مسلمانوں کی خصوصیت نہیں۔ تاہم اپنے احباب جماعت کو تو خاص قدر دانی کرنی چاہئے ۳ جلد آدھ آنہ کے ٹکٹ میں جا سکتی ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

رسالہ تشحیذ الاذہان

بابت ماہ مئی ۱۹۱۷ء

قبولیت دعا کے چھیاسی گُر ۸۶

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد خوشتر میں ایک نظم مینے لکھی جس کا ایک شعر یہ ہے

جس میرزا کی خاطر گھر بار ہمنے چھوڑا ؎ آؤ تمہیں دکھائیں وہ میرزا یہی ہے۔ نظم لکھنے کے تین چار روز بعد مجھے معلوم ہُوا کہ حضرت اقدس بھی ایک نظم اسی ردیف وقافیہ میں تحریر فرما رہے ہیں۔ اس توافق اتفاقیہ پر مینے اللہ کا شکر کیا کہ کچھ نہ کچھ پرتو انوار ملایک کا اس گنہگار کے قلب پر بھی پڑتا ہے۔ اسی طرح میرے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ دعاؤں کی قبولیت کے طریقوں پر ایک مضمون لکھوں۔ مینے ایک کاغذ پر کچھ باتیں جمع کیں کہ اسی جمعہ کو حضرت خلیفہ ثانی نے اس موضوع پر خطبہ پڑھا۔ اور دوسرے جمعہ بھی اس پر کچھ بیان فرمایا تب میں خاموش ہو گیا پھر خیال آیا کہ حصول ثواب کے لئے میں بھی اپنا مضمون دیدوں مگر ایک دوست نے ان خطبات کو کتاب کی صورت میں چھپوا لیا۔ تو مینے اسکے فروخت ہوجانے تک توقف مناسب سمجھا۔ اب میں لکھتا ہوں جو میں مختلف کتابوں کے مطالعہ سے جمع کرسکا۔ یا میرے اپنے فہم اور تجربہ میں آیا پہلے مجھے وہ اسباب لکھنے چاہئیں جن سے دعاؤں

کی قبولیت میں روک پیدا ہو جاتی ہے +

دعا کی قبولیت میں روک پیدا کرنے والی چیزیں

۱- حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک شخص سفر دراز کرتا ہے اس کے بال پریشان کپڑے گرد آلود ہیں وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے یا ربّ یا ربّ کہہ رہا ہے مگر اسکا کھانا حرام ہے پینا حرام ہے اور پوشش حرام ہے پس کیونکر اسکی دعا قبول کی جائے معلوم ہوا کہ خوراک پوشاک حرام ہونا بھی مانع استجابت دعا ہے +

۲- مصیبت جس حکم الٰہی کی عدم تعمیل کی وجہ سے ہے اسے نہ چھوڑنا اور دعا کرتے جانا کہ یہ مصیبت دور ہو مثلاً (ا) ایک شخص دیدہ و دانستہ ایک ویرانے میں اترتا ہے جس کی مضرتوں سے آگاہ ہے (ب) مسافر ہے اور سر راہ اتر کر قیام کرتا ہے (ج) جانور کو کھلا چھوڑتا ہے اور پھر دعا کرتا ہے اسے روک دے (د) کسی سے ملی معاملہ کرتا ہے اور گواہ نہیں رکھتا (ہ) سفیہ کو مال سپرد کرتا ہے پھر ان باتوں سے جو نقصان عائد ہوتے ہیں۔ ان سے محفوظ رہنے کی دعا کرتا ہے تو حدیث میں آیا ہے کہ قبول نہ ہوگی۔ غلطی سے یا مجبوری سے ایسا ہو جائے یا انسان سچے دل سے تائب ہو۔ تو یہ باتیں قبولیت دعا میں مانع نہیں۔ ایسا ہی (و) باوجود مہیا اسباب محض کسل یا تکبر کی وجہ سے اسباب سے کام نہ لینا اور فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ کی خلاف ورزی کا ارتکاب کرتے ہوئے دعا کئے جانا کہ مجھے رزق واسع ملے (ز) ایسی جگہ بغیر خاص مجبوریوں یا حکم مطاع کے رہنا جہاں دین کے بارے میں خطرہ ہے اور پھر یہ دعا کہ میں کسی قسم کی تکلیف نہ اٹھاؤں بقولہ تعالیٰ الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا (ح) جوا کھیلنے۔ چوری کرنے۔ جھوٹ بولنے بے نماز رہنے کی عادت چھوڑنے کے متعلق خود کچھ کوشش نہ کرنا اور دعا کی استدعا۔ یہ سب ایسی صورتیں ہیں کہ قبولیت دعا میں روک ہو سکتی ہیں۔ پہلے ازالۂ سبب ضروری ہے اور اگر ازالۂ سبب کی توفیق نہ پائے۔ تو پھر اس توفیق کے لئے دعا کرنی چاہیئے۔ ہمارے حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے۔ اگر دعا کی توفیق نہ ملے تو میں تو یہی کہوں گا کہ پہلے اس توفیق کے پانے کے لئے بھی دعا ہی کرنی چاہیئے کہ الٰہی مجھے دعا کی توفیق دے +

۳۔ حدیث میں ہے کہ اگر تم امر بالمعروف و نہی عن المنکر چھوڑ دوگے تو تم پر ظالم مسلط ہونگے اور پھر جو تمہارے نیک بھی دعا کرینگے تو قبول نہ ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ عیسٰی بدین خود موسٰی بدین خود کہتے ہوئے بلا اس حالت کے جس کا ذکر حدیث کل ذی رای برایہ میں ہے عمل بالمعروف چھوڑ دیتے ہیں۔ ان کی دعاؤں کی قبولیت میں بھی ان کا یہ فعل روک ہو جاتا ہے۔ اور وہ خود بھی باوجود اسکے کہ خود وہ مصیبت لانے والا کام نہیں کرتے اس بلا میں جو بدوں کے لئے نازل ہوتی ہے گرفتار ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ نہی عن المنکر کرتے تو بچے رہتے جیسا کہ یہود کے متعلق قرآن مجید سورہ اعراف میں ہے فلما نسوا ما ذکروا به انجینا الذین ینهون عن السوء واخذنا الذین ظلموا بعذاب الآیۃ

۴۔ خدا تعالےٰ کے مامور جن مقاصد کے لئے آتے ہیں۔ ان کے خلاف دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔ اور جس کی خدا تعالےٰ وجاہت قائم کرنا چاہے اسکی ذلت کی دعائیں بھی مسترد ہونگی وما دعاء الکفرین الا فی ضلل ایسا ہی بنی اسرائیل کا واقعہ کہ جن ہتھیاروں سے انہوں نے بابلیوں کے خلاف کامیابی حاصل کی۔ انہی ہتھیاروں سے وہ حضرت نبی کریم کے خلاف کام لینے لگے

ایسا ہی وہ حادثہ یا واقعہ جس کی نسبت کسی نبی کی پیشگوئی موجود ہو۔ اب اسکے لئے یہ دعا ہو رہی ہے کہ یہ بات پوری ہی نہ ہو۔ یہ ٹھیک نہیں البتہ اسکے نتائج سے محفوظ رہنے کے لئے دعا بیشک کیجائے یہ مطلب نہیں کہ مثلاً عذاب کی پیشگوئی ہے اور یہ توبہ استغفار انابت الی اللہ نہ کرے کیونکہ عذاب تو ایذا رساں نافرنوں کے لئے ہے +

۵۔ دعا کی قبولیت میں یہ بھی روک ہے کہ انسان ایسے کام کرے یا ایسے لوگوں کی صحبت میں بیٹھے جس سے جناب الٰہی سے دوری ہوتی جائے

وہ باتیں جن کے لئے دعا کرنا منع ہے

یستجاب للعبد مالم یدع باثم او قطیعة رحم مالم یستعجل۔ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے جبتک گناہ یا قطع رحم کی دعا نہ کرے۔ اور جلد بازی سے کام نہ لے۔

۲ - کوئی لغو اور بے فائدہ دعا نہ کرے کہ مومن کی شان ہے والذین هم عن اللغو معرضون مثلاً ایسے امور کے لئے جن کا نہ دین میں کچھ فائدہ ہو نہ دنیا میں یا جو بطور تحصیل حاصل ہوں یا برنگ استہزاء

۳ - اللہ سے کوئی حقیر چیز نہ مانگے کہ یہ بھی اس عالی جناب کی بے ادبی ہے۔ ہمارے صوفیاء ایک طرف دنیا کے بارے میں متاع قلیل ارشاد الٰہی سُنکر اسے بھی حقیر سمجھتے ہیں دوسری طرف جوتی کا تسمہ اور ہانڈی کا نمک بھی خدا ہی سے مانگنے کی تحریک کرتے ہیں اپنے اپنے مقام پر دونوں باتیں درست ہیں۔

۴ - ایک حدیث میں ہے لا تدعوا علیٰ انفسکم ولا تدعوا علیٰ اولادکم ولا تدعوا علیٰ اموالکم۔ اپنی جان پر اپنی اولاد پر اپنے اموال پر بد دعا نہ کرو۔ ایک حدیث میں ہے اپنے خدام پر بھی۔

۵ - کسی گناہ کے لئے دعا نہ کرے مثلاً یہ کہ فلاں مال جو کسی دوسرے کا حق ہے مجھے مل جائے یا کسی دوسرے کے تعلقات زوجیت میں خلل اندازی

۶ - بلا اور مشکلات سے گھبرا کر اپنی موت کی دعا نہ کرے بلکہ یوں دعا کرنی چاہئے کہ اللھم احیینی ما کانت الحیوٰۃ خیرا وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیراً لی۔ ایسی دعا فتنہ مضرت دینی سے بچنے کے لئے بعض نے جائز رکھی ہے۔

۷ - کسی مسلمان کے حق میں یہ دعا نہ ہو کہ وہ کافر ہو جائے یا خدا اسے خوار کرے متعین مسلمان پر اسکا نام لے کر لعنت کرنا بھی منع ہے

۸ - ادعوا ربکم تضرعاً وخفیۃ انه لا یحب المعتدین سے ظاہر ہے کہ دعا میں اعتداء بھی منع ہے اعتداء کی مختلف تفسیریں کی گئی ہیں مثلاً دعا میں قافیہ بندی اور سجع۔ لوگوں کو سنے دینے خلاف شریعت امور کے لئے

۹ - نزول بلا سے پہلے صبر کی دعا بھی نہیں چاہئے کیونکہ اس طرح پر دعا کا یہ مطلب ہے کہ گویا وہ بلا کو خود طلب کرتا ہے حدیث شریف میں ہے وسمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لے یسأل احدکم ربه حاجته کلها حتی یسأله شسع نعله اذا انقطع ۔ حتی یسأله الملح (مشکوٰۃ)

رجلاً وھو یقول اللھم انی اسئلک الصبر فقال سالت اللہ البلاء فسئلہ العافیۃ (رواہ الترمذی مشکوٰۃ)

۱۰- جو بحالت کفر و شرک مرے اسکے لئے مغفرت کی دعا منع ہے بقولہ تعالیٰ ما کان للنبی والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربیٰ من بعد ما تبین لھم انھم اصحٰب الجحیم۔

۱۱- ایسی دعا بھی منع ہے جس سے تمام آیات قرآنی و احادیث صحیحہ کی تکذیب لازم آئے۔

۱۲- دعا میں بخل اور تنگی اور خساست نہ ہو مثلاً یہ کہ میرے مولا کریم صرف مجھی پر کرم کر کیونکہ یہ خلاف ہے رحمتی وسعت کل شیئ کے ایک اعرابی دعا کر رہا تھا اللھم ارحمنی وارحم محمداً ولا ترحم معنا احداً تو حضرت نبی کریم نے اسے رد کا اور فرمایا لقد حجرت واسعاً۔

۱۳- یوں دعا نہ کرے کہ اللھم اغفرلی ان شئت۔ ارحمنی ان شئت ارزقنی ان شئت (بخش دے اگر تو چاہے۔ رحم کر اگر تو چاہے۔ رزق دے اگر تو چاہے) کیونکہ خدا تعالےٰ کی ذات غایت استغنا میں ہے اور بندہ بہر حال محتاج اس طرح تو بے پروائی پائی جاتی ہے۔

دعا کو عبادت سمجھکر کرے

اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ دعا کو عبادت سمجھکر کرے کیونکہ اگر صرف اسی لئے کریگا کہ میرا مطلب حاصل ہو جائے تو خود غرضی پیدا ہو گی۔ اور طبیعت میں خلوص نہ رہے گا۔ قال رسول اللہ صلعم الدعاء ھو العبادۃ ثم قرأ وقال ربکم ادعونی استجب لکم (۲) قال رسول اللہ صلعم الدعاء مخ العبادۃ (دعا عبادت کا گودہ ہے) (۳) قال رسول اللہ صلعم لیس شیئ اکرم علی اللہ من الدعاء (دعا سے بزرگ تر شے اللہ کے نزدیک ہے دیکھو مشکوٰۃ)

دعا سے کبھی غافل نہ ہو

بعض لوگ صرف کسی مصیبت یا مشکل کے وقت دعا کی طرف متوجہ ہوتے ہیں حالانکہ انسان ایک ایک لمحہ میں مولا کریم کے فضل کا محتاج ہے حدیث میں ہے قال رسول اللہ صلعم ان الدعاء ینفع مما نزل ومما لم ینزل فعلیکم عباد اللہ بالدعاء (رواہ الترمذی) فرمایا رسول کریم نے کہ دعا اس چیز سے نفع کرتی ہے جو اتری اور جو نہیں اتری اس سے بھی پس اللہ کے بندو! تم دعا میں لگے رہو۔ پس دعا

بہر حال مفید رہے ہے۔ اگر حادثہ نازل ہو چکا ہے تو اسمیں تخفیف ہو گی اور اگر نازل نہیں ہوا تو دعا اسے مضمحل کر دے گی دعا نہ کرنا تو موجب غضب الٰہی ہے چنانچہ رسول اللہ فرماتے ہیں۔ من لم یسأل اللہ یغضب علیہ

دُعا کے اوقات یوں تو جس وقت بھی دعا کیجائے اچھی ہے مگر بعض اوقات قبولیت کے ہیں سب سے پہلے تو وہ اوقات ہیں جو خدا تعالےٰ نے نمازوں کے مقرر فرمائے ہیں یہ وہ اوقات ہیں جنمیں خدا تعالےٰ نے اپنے بندے کو اپنی بارگاہ عالی میں حاضر ہو کر عرض معروض کرنیکا موقعہ دیا ہے یعنے فجر۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب۔ عشاء پس نمازوں میں اپنی زبان میں دعائیں کرنی چاہئیں۔ علاوہ ازیں یہ اوقات احادیث سے معلوم ہوتے ہیں۔

(۱) **عرفہ کا روز** حضرت خلیفہ اول کا معمول تھا کہ حج والے دن ظہر کے بعد لوگوں سے فرماتے کہ سب بیٹھکر دعائیں کرو۔ تا تمہاری دعائیں میدان عرفات میں دعائیں کرنے والوں کیساتھ ملکر قبول ہو جائیں (۲) **رمضان کا مہینہ** (۳) **جمعہ کا روز**۔ اسمیں ایک ساعت ہے جس کی نسبت مختلف اقوال ہیں کوئی وہ وقت بتاتا ہے جب خطیب دو خطبوں کے درمیان بیٹھتا ہے کوئی غروب آفتاب سے کچھ پہلے (۴) ہر رات جب تہائی پچھلی رات رہتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے کوئی ہے جو مجھ سے دعا مانگے۔ اور میں قبول کروں وبالاسحار ہم یستغفرون سے بھی اسکا پتہ چلتا ہے (۵) تکبیر فرض نماز کے وقت (۶) مینہ برسنے کے وقت (۷) جب فوجیں خدا کی راہ میں بھڑیں یا میدان کارزار خوب گرم ہو (۸) مسجد جاتے ہوئے (۹) اذان کے وقت (۱۰) عین زوال سورج پر کہ ان وقتوں میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں (۱۱) اذان اور اقامت کے درمیان (۱۲) رات جس وقت سوتے سے آنکھ کھلجائے (۱۳) قرآن مجید خود پڑھکر یا سنکر (۱۴) جب مومن کی جان نکلنے لگے کہ وہ وقت رقت اور نزول ملائکہ رحمت کا ہے (۱۵) جب خدا اور اسکے رسول کے ذکر کی کوئی محفل قائم ہو (۱۶) سجدے میں (۱۷) روزہ کھولنے کے وقت (۱۸) جب قلب میں رقت پیدا ہو و طبیعت میں اضطرار و اضطراب۔

وہ مکانات جہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں مکانات کی کوئی خصوصیت تو نہیں بلکہ جہاں حضور قلب میسر آئے اور روح آستانہ الوہیت پر جھک پڑے وہی

مقام قبولیت کا ہے لیکن تاہم بزرگوں نے لکھا ہے اور میرے تجربہ میں بھی آیا ہے کہ جو مقام خدا تعالیٰ کی طرف سے مقدس و بابرکت قرار دیئے گئے ہیں وہاں دعائیں بیشتر اور جلد قبول ہوتی ہیں (۱) خانہ کعبہ (۲) میدان عرفات (۳) اور روضۂ رسول کا تو کیا کہنا وہاں جانا تو قسمت والوں کو نصیب ہوتا ہے۔

ہندوستان میں خدا تعالیٰ نے ہمیں محض اپنے فضل سے کئی موقعے دئیے ہیں (۱) مسجد مبارک خصوصاً اسکا وہ حصہ جہاں حضرت اقدس مسیح موعود نماز پڑھتے تھے میں ۱۹۰۵ء میں پہلے پہل قادیان آیا تو مینے یہ جگہ دعا کے لئے تاڑی میں اس ذوق اس وقت اس حضور قلب کو ابھی تک کہ بارہ برس گذر چکے ہیں نہیں بھولا جو مجھے اس مقام پر میسر آئی اور اس پر لطف یہ کہ پورے دو گھنٹے تنہائی رہی ورنہ ایسی صورت بھی کم ہی ہوتی ہے مینے تین دعائیں کیں اور تینوں ہی قبول ہو گئیں بظاہر حالات وہ کام بہت مشکل بلکہ محال معلوم ہوتے تھے ہاں مجھے یہ افسوس ہے کہ میری معرفت ان دنوں میں کم تھی اسلئے مینے جو مانگا خود ہی محدود کر کے مانگا۔ (۲) مقبرہ بہشتی کہ اسکے حق میں ہے انزل فیہا کل رحمۃ۔ خصوصاً اس زمین کا وہ مقدس حصہ جس میں جسم مطہر سیدنا جری اللہ فی حلل الانبیاء مدفون ہے اکثر اوقات میں وہاں محسوس کرتا ہوں کہ جیسے موسلا دھار مینہ برستا ہے اسطرح انوار رحمت برستے ہیں۔ ہمارے سلسلہ میں ایک صاحب ہیں جو دعائیں کرنے میں بہت مشہور ہیں حتیٰ کہ بعض دوست انہیں دعائیں کرنے کے لئے اپنے ہاں لیجاتے ہیں ایک دفعہ سخت ابتلاء میں آئے بہت ہی دعائیں کیں اور کرائیں آخر ایک روز مجھے ملے اور کہنے لگے کہ کوئی گُر قبولیت دعا کا بتا دو۔ جو تمہارے تجربہ میں آیا ہو مینے کہا آپ ایسے وقت کہ کوئی نہ ہو روضہ مطہرہ مسیح موعود پر کھڑے ہو کر اپنے مولیٰ کریم سے دعا کریں اور یہ وہم بھی نہ آنے دیں۔ کہ حضرت صاحب دعائیں سنتے یا قبول کرتے یا سفارش کرتے ہیں بلکہ آپ صرف یہ سمجھیں کہ یہ جگہ ایسی ہے جہاں ہم رحمت الٰہی کے بادل برستے رہتے ہیں انہوں نے ایسا ہی کیا۔ اور وہ دعا قبول ہوئی (۳) بیت الذکر حضرت اقدس کا مگر وہاں بیرونی آدمی کو موقعہ ملنا دشوار ہے کیونکہ وہ گھر کے اندر ہے (۴) کسی خدا کے ولی یا عالم باعمل کی صحبت میں کہ ھم القوم الجلساء لا یشقی جلیسہم (مشکوٰۃ) (۵) جہاں ایک دو بار دعا قبول ہو چکی ہو۔ بعض بزرگ تو وہ مصلیٰ ہی محفوظ رکھتے چلے آتے ہیں (۶) جہاں خدا کے کسی فضل کا نظارہ دیکھے مثلاً جب حضرت زکریا

نے بی بی مریم علیہا السلام کے پاس پھل دیکھے تو وہاں اپنے فرزند کے لیے دعا کی کُلَّمَا دَخَلَ عَلَیْهَا زَکَرِیَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ (آل عمران ع۴)

(۷) جہاں چالیس مومن جمع ہوں کیونکہ خدا انکی مجموعی استدعا کو رد نہیں فرمائیگا (۸) اسی پر قیاس کرتے ہوئے جلسہ سالانہ دسمبر۔ مسافر کی دعا تو یوں بھی قبول ہوتی ہے جو خدا کے لئے سفر میں ہوں اور پھر ہزاروں کی تعداد میں جمع کیا ان کی دعائیں مسترد ہونگی مجھے اپنے ہونے پر ایسی امید نہیں (۹) جنگل میں جہاں چاروں طرف سناٹا ہو (۱۰) اور ایک میرا اپنا ذوق ہے جہاں شور و شغب ہو۔ اور لوگ دنیا میں مشغول ہوں وہاں دعا کرے کہ الٰہی یہ وہ مقام ہے جہاں کوئی زبان تیرا ذکر نہیں کر رہی میں تیری حمد کرتا ہوں۔ میں تیری جناب میں گرتا ہوں تو مجھ پر رحم فرما۔ کوئی تیرہ چودہ برس ہوئے ایک دفعہ میں ایک شہر میں گیا عجیب حالات میں گیا اور میرے ساتھی بھی ایسے کہ شائد عید والے دن بھی سر بسجود ہوئے ہوں وہاں ایک ہندو کے مکان پر اترے ایک بہت بڑی تقریب تھی جس کو دیکھنے کے لئے پھر عمر بھر کسی کو موقعہ نہیں مل سکتا تھا مجھے معلوم ہوا کہ اس مکان کا مالک یہ جلوس دیکھنے نہیں جائیگا محض اسلئے کہ وہ اسکی پوجا کا وقت ہے جو وہ ایک بت کی اسوقت کرتا ہے اور اس سے پہلے کسی غیر کا منہ دیکھنا حرام سمجھتا ہے میں نے پوچھا کہ کبھی اس مکان میں بھی کسی نے نماز پڑھی ہوگی بتایا گیا کہ غالباً ہرگز نہیں میرے دل میں ایک جوش پیدا ہوا۔ وضو کرکے (اس پانی سے جو ایک کوزے میں قریباً بیس گھنٹے سے میں نے محفوظ رکھا تھا کیونکہ پانی نہ ملتا تھا) سر بسجود ہوا اور دعا کی کہ الٰہی میں نے سنا ہے کہ یہاں کوئی سر تیرے حضور میں نہیں گرا۔ میں تیرا عاجز بندہ اپنا سر تیرے آستانہ پر رکھتا ہوں اور خالص تجھی کو پکارتا ہوں ایک دعا کی جو قبول ہوئی۔

آداب الدعا اسکے بعد میں دعا کے طریقے لکھتا ہوں۔ جن کا لحاظ دعا میں کرنا چاہئے۔

(۱)

دعا میں صدق نیت ہو

اللہ تعالے سے جو دعا بھی کیجائے۔ اس کا دینی اور وہ پہلو جو خدا کے حضور پسندیدہ ہو پیش کرنا چاہیئے اسطرح پر ثواب بھی ہوگا۔ اور دنیوی مقصد بھی حاصل ہو جائیگا ایک صحابی نے اپنے مکان کی دیوار میں کھڑکی رکھی رسول اللہ نے اسکی وجہ پوچھی تو سادگی سے عرض کیا ہوا اور روشنی کے لئے حضور علیہ الصلوٰۃ نے فرمایا یوں کیوں نہیں کہتے کہ اذان کی آواز سننے کیلئے اسطرح وہ مقصد بھی حاصل ہو جائے گا اور ثواب بھی بیشتر ہوگا۔ اکثر لوگ حصول اولاد کے لئے دعائیں کرتے ہیں مگر حضرت زکریا ان الفاظ میں اپنے مولیٰ کو پکارتے ہیں۔ و انی خفت الموالی من ورائی وکانت امرئتی عاقراً فھب لی من لدنک ولیاً یرثنی و یرث من اٰل یعقوب واجعلہ رب رضیا۔ یعنی مجھے فرزند عطا ہو تو وہ ا...ت میں میرا اور آل یعقوب کا وارث ہو اور وہ تیرا برگزیدہ ہو۔ اب دیکھیے اس دعا کی قبولیت پر وہ مطالب بھی حاصل ہیں جو لوگوں کے زیر نظر ہوتے ہیں۔

(۲)

دعا میں عزم ہو

جو دعا کیجائے وہ اس یقین کے ساتھ کیجائے کہ میرا مولیٰ اسکے دینے پر قادر ہے اور خود بھی ہمہ تن اسکے لئے کوشاں ہو۔ گویا ہر موئے تن زبان بنکر وہی چیز مانگ رہا ہے چنانچہ حدیث میں ہے قال رسول اللہ صلعم اذا دعا احدکم فلا یقل اللھم اغفرلی ان شئت ولکن لیعزم ولیعظم الرغبۃ۔ فان اللہ لا یتعاظمہ شیئٌ اعطاہ (رواہ مسلم) جب کوئی تم میں کا دعا مانگے تو یہ نہ کہے کہ اے اللہ مجھے بخشدے اگر تو چاہے بلکہ یقین کے ساتھ عزم سے طلب کرے اور بڑی رغبت اور نہایت الحاح کرے کیونکہ اللہ کے نزدیک بندہ کا سوال عطا کر دینا کوئی بڑی بات نہیں ہوتی۔

(۳)

دعا میں جلد بازی نہ ہو

رسول اللہ فرماتے ہیں مسلم کوئی دعا نہیں کرتا۔ مگر وہ قبول ہوتی ہے جبتک استعجال سے

کام نہ لے صحابہ نے عرض کیا استعجال کیا ہے یا رسول اللہ فرمایا کہ دعا کرنے والا کہے مینے بہت دعا کی بہت دعا کی مگر قبول نہیں ہوئی اور پھر تھک کر بیٹھ جائے اور دعا کرنی ہی چھوڑ دے۔ قیل یا رسول اللہ ما الاستعجال قال یقول قد دعوت وقد دعوت وقد دعوت فلم ار یستجاب لی فیستحسر عند ذالک ویدع الدعاء۔ رواہ مسلم

جلد بازوں کو واضح ہو کہ رسول اللہ فرماتے ہیں ما من مسلم یدعو بدعوۃ لیس فیھا اسم ولا قطیعۃ رحم الا اعطاہ اللہ بھا احدی ثلث وما ان یعجل لہ دعوتہ واما ان یدخرھا لہ فی الاخرۃ واما ان یصرف عنہ عن السوء مثلھا (مشکوۃ) کہ مسلم کی دعا قبول ہوتی ہے جبتک وہ کسی گناہ یا قطع رحم کے متعلق نہ ہو تین باتوں سے ایک ضرور ہوتی ہے یا تو جو کچھ مانگتا ہے وہی دیدیا جاتا ہے یا آخرت میں اسکا اجر مقدر ہوتا ہے یا اس مصیبت وبلا کے عوض میں کوئی اور مصیبت ٹلجاتی ہے۔

آرام کی حالت میں دعا کرو (۴) تا تکلیف میں بھی قبول ہو

مینے پہلے بھی لکھا ہے کہ صرف اسی وقت دعائیں کرنا جب کسی مصیبت میں گرفتار ہو جائیں ٹھیک نہیں۔ بلکہ فراخی اور آرام میں زیادہ دعائیں کرنی چاہئیں۔ تا کہ وہ مصیبت کیوقت بھی کام آئیں رسول اللہ فرماتے ہیں۔ من سرّہ ان یستجیب اللہ لہ عند الشدائد فلیکثر الدعا فی الرخاء (رواہ الترمذی) جس شخص کو یہ پسند ہے کہ خدا اسکی اڑے وقتوں میں سُنے اسے چاہئے کہ وہ آرام کی حالت میں بہت دعائیں کریں۔

(۵)

دُعا کے وقت چُست و ہوشیار رہو

جب خدا سے دعا کرنے لگو تو غافل دل کے ساتھ نہیں کہ زبان پر دعائیہ کلمے ہوں۔ اور دل کہیں اور لگا ہوا ہو۔ بلکہ چاہئے کہ نہ صرف اپنے ہر جوڑ و عضو سے بلکہ اپنی تمام روح و قوت سے مولا کریم کے حضور میں استقبال ہو۔ اور تبتل الیہ

جنتیلا کا رنگ رسول کریم فرماتے ہیں - ادعوا اللہ وانتم موقنون بالاجابۃ واعلموا ان اللہ لا یستجیب دعاءً من قلب غافل لاہٍ (دعا کرو اللہ سے بحالیکہ تم اس یقین سے معمور ہو۔ کہ یہ ضرور قبول ہوگی اور یہ بھی واضح ہے کہ اللہ تعالےٰ غافل اور لہو والے دل کی دعا قبول نہیں کرتا حضرت خلیفہ ثانی فرماتے ہیں سجدے میں اپنی کہنیاں زمین سے پیٹ ران سے جدا رکھنے کا اسی لئے حکم ہے کہ غفلت طاری نہ ہو - یہ تو جسم کے متعلق ہے روح کو تو اور بھی بیدار و ہوشیار و چست ہونا چاہئے۔

(۶)
دعا کے وقت ہاتھ اٹھاے

دعا کے وقت ہاتھ اٹھاے تو اور بھی اچھا ہے کیونکہ رسول اللہ فرماتے ہیں - ان ربکم حییٌ کریم یستحیی من عبدہٖ اذا رفع یدیہ الیہ ان یردھما صفراً (تمہارا رب حیا والا کریم ہے اپنے بندے سے حیا کرتا ہے کہ اسکی جناب میں ہاتھ پھیلائے جائیں اور وہ انہیں خالی واپس کردے)

(۷)
دعا کے الفاظ جامع ہوں

دعا میں جو الفاظ ہوں وہ اس مقصد و امر کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہوں کیونکہ ممکن ہے جسے یہ اچھا سمجھ رہا ہے اسکے حق میں برا ہو - یا جس سے الگ ہونے کے متعلق عرض کر رہا ہے اسکا کوئی پہلو خیر کا بھی اسکے لئے بدرجہ غایت مفید ہو - یا یہ ادنیٰ حصہ مانگ رہا ہو - اور اسکو اعلیٰ ملسکتا ہو حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں - کان رسول اللہ صلعم یستحب الجوامع من الدعاء ویدع ماسوی ذلک (رواہ ابوداؤد) رسول اللہ جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے اور اسکے ماسوا کو چھوڑ دیتے تھے مثال کے طور پر ایک دو دعائیں لکھتا ہوں جو تمہید محررہ بالا کو واضح کرینگی -

(۱) عن عمرؓ قال علمنی رسول اللہ صلعم قال قل اللّٰھم اجعل سریرتی خیرا من علانیتی واجعل علانیتی صالحۃ - اللّٰھم انی اسئلک من صالح ما تعطی الناس من الاھل والمال والولد غیر الضال المضل (۲) اللّٰھم انا نعوذ بک من ان نزل او نضل او نظلم او نُظلم او نجھل او یجھل علینا (۳) رسول اللہ فرماتے ہیں - وما سُئل اللہ شیئاً یعنی احب الیہ من ان یسأل العافیۃ (نہیں سوال کیا جاتا اللہ کسی چیز کا جو اسے محبوب تر ہے سوا اسکے کہ وہ سوال

عافیت کے متعلق ہو۔ کہ ہمیں سب باتیں آگئیں (۷) اللھم ارزقنی حبك وحب من ینفعنی حبه عندك اللھم ما رزقتنی مما احب فاجعله قوة لی فیما تحب اللھم ما زویت عنی مما احب فاجعله فراغا لی فیما تحب (رواہ الترمذی)

قرآن شریف کی دعاؤں میں ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة وفی الاٰخرة حسنة وقنا عذاب النار بہت ہی جامع اور کل مطالب پر حاوی دعا ہے اھدنا الصراط المستقیم الاٰیة اس سے بھی بڑھکر حضرت خلیفہ اول فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ خانہ کعبہ کے گرد مجھے اکیلے طواف کرنیکا موقعہ ملا حالانکہ ایسا ہونا سخت دشوار ہے اسوقت میرے جی میں آیا کہ دعا مانگ لوں جو جامع ہو تو دعا کی کہ الٰہی ضرورت کے وقت جو دعا کروں وہ قبول ہو جایا کرے یہ دعا اپنی جامعیت کے لحاظ سے ایسی ہی کہ خدا کے خاص فضل سے القا ہو سکتی ہے۔

(۸) دعا اعلیٰ مراتب مقصد پر حاوی ہو

دعا میں جو اعلیٰ سے اعلیٰ مرتبہ مقصد ہو وہ پیش نظر رہنا چاہیئے اگر کسی کو بیماری سے تکلیف ہے تو یہ کیوں کہے کہ یا اللہ میری آدھی بیماری دور کر دے یا دو دن صحت بخشدے کامل صحت کی دعا کرے۔ عن معاذ بن جبل قال سمع النبی رجلا یدعو یقول اللھم انی اسئلك تمام النعمة فقال ای شیء تمام النعمة قال دعوة ارجوا بھا خیرا فقال ان من تمام النعمة دخول الجنة والفوز من النار۔ ایک شخص دعا کر رہا تھا کہ الٰہی مجھے تمام النعمت دیدے رسول اللہ نے پوچھا اس سے تمہاری کیا مراد ہے؟ عرض کی کہ مال ہے جو میرے مدنظر ہے۔ فرمایا تمام النعمة میں تو دوزخ سے نجات اور جنت الفردوس میں داخل ہونا بھی داخل ہے اسے سمجھایا کہ لفظ تو اسقدر وسیع ہے تم کیوں اسے ادنیٰ سے مرتبہ تک مقصور کرتے ہو

(۹) دعا میں کچھ شکر گزاری ہو

دعا کرتے ہوئے اللہ کی نعمتوں کو یاد کرنا چاہیئے کہ قرآن مجید میں ہے ولئن شکرتم لازیدنکم اگر تم شکر کروگے جو صرف زبان ہی سے نہیں۔ بلکہ اعمال سے بھی ہونا چاہئے تو میں تم کو اور بھی زیادہ

دونگا۔ نمونہ کے طور پر حضرت زکریا کی دعا موجود ہے کہ وہ دعا کرتے ہوئے عرض گذار ہیں ولم اکن بدعائک رب شقیا۔ میں آپکی جناب سے کبھی محروم نہیں رہا۔ حدیث میں آیا ہے ما من رجل رای مبتلے فقال الحمد للہ الذی عافانی مما ابتلاک بہ وفضلنی علی کثیر ممن خلق تفضیلا۔ الا لم یصبہ ذٰلک البلاء کائنا من کان رواہ الترمذی کسی مبتلا کو دیکھکر کہے کہ اللہ کا شکر ہے جو مجھے اس سے محفوظ بہتوں پر مجھے فضیلت دی تو یہ کہنے والا اس بلا سے محفوظ رہتا ہے یہ صدہا شکر کا دعا سے پہلے ضرور اللہ کے احسانات کا شکر کر لینا چاہئے بعض لوگ کہتے ہیں ہمیں کیا دیا ہے کیا ہاتھ۔ کان۔ زبان نعمتیں نہیں کیا اسلام نعمت نہیں جو کیا دعا کی توفیق نعمت نہیں وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوھا

(۱۰)

دعا سے پہلے حمد بھی ہو۔

دعا کرنے سے پہلے اللہ کی حمد ضرور کرنی چاہئے۔ اور اسکے اس صفات سے توسل اور اپیل کیا جائے جوام الصفات ہیں یہ سبق ہمیں سورہ فاتحہ سے ملتا ہے جہاں دعا سے پہلے الحمد للہ رب العلمین آیا ہے ایک صحابی فرماتے ہیں رسول کریم نے جب کبھی دعا کی تو اللہ کی تسبیح و تحمید کی۔ چنانچہ آپ سبحان ربی الاعلی الوہاب کہہ لیتے۔

(۱۱)

دعا سے اول و آخر درود ہو

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس بار متوجہ برحمت ہوتا ہے پھر لکھا ہے کہ درود کی دعا ضرور مقبول ہوتی ہے پس جو درمیان میں مطلب ہوگا۔ اللہ اسے بھی رد نہ فرمائیگا۔

(۱۲)

دعا میں اپنی بیچارگی کا اقرار ہو

دعا کی قبولیت کے لئے یہ بھی طریق ہے کہ اپنی حالت زار کو کھولکر خدا کے سامنے رکھ دے یہ نہ کہے کہ خدا کو سب معلوم ہے بیشک اسے معلوم ہے مگر اسکی رحمت کو حرکت میں لانے کے لئے اپنی بیچارگی و درماندگی کا اظہار ضروری ہے دیکھو حضرت زکریا کس دردناک پیرائے میں عرض کرتے ہیں رب انی وھن العظم منی واشتعل الراس شیبا ولم اکن بدعائک رب

شقیا۔ میری ہڈیاں بودی ہوچکی ہیں سر کے بال چٹے ہوگئے ہیں پھر اس سے بھی بڑھکر عرض کرتے ہیں۔ وکانت امرءتی عاقراً وقد بلغت من الکبر عتیاً۔ میری بی بی بانجھ اور میں بڑھاپے کی انتہا کو پہنچ گیا ہوں حضرت نوح نے ایک ہی لفظ میں اپنی بیچارگی کی تصویر کھینچدی انی مغلوب فانتصر

(۱۳)
دعا میں اسباب سے بھی کام لیا جائے

دعا کا یہ مطلب نہیں کہ اسباب سے کام نہ لینا پڑے بلکہ ٹھیک دعا تو اسی وقت ہوتی ہے۔ جب دل کھولکر اپنا تمام زور لگا کر اسباب سے کام لیا جاچکے کیونکہ جب سب طرف سے تھک کر انسان رہجاتا ہے تو اپنے قلب میں خدا کی طرف خوب توجہ پاتا ہے اسی لئے انبیاء کا طریق عملدرآمد میں نے حضرت مسیح موعود کو بھی دیکھا ہے کہ وہ حتی الامکن اسباب سے کام لیتے اور دعائیں بھی خوب کرتے ایاک نعبد و ایاک نستعین سے ظاہر ہے کہ پہلے اسکی بتائی ہوئی راہوں پر عمل کیا جائے یہانتک کہ اس راہ میں یوں کوٹا جائے جیسے سڑک کے پتھر اور پھر خدا سے مدد مانگے اور استعانت طلب کرے۔

(۱۴)
دعا میں طلب ہدایت ہو

پھر دعا میں بھی یہ خیال رکھے کہ میں اللہ سے وہ ذریعہ طلب کرتا ہوں یعنے وہ اسباب میسر آئیں وہ طریق سوجھے جس سے اس مقصد میں کامیابی ہو۔ اھدنا الصراط المستقیم کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ نزدیک سے نزدیک راہ حصول مقصد کی ملے اور پھر اس مقصد سے تمتع بھی نصیب ہو۔ یہ نہیں کہ مقصد حاصل ہو۔ اور فائدہ اٹھانے سے محروم رہجائے۔

(۱۵)
اپنی دعا میں کچھ ایسی دعائیں ہوں جو ضروری قبول ہوتی ہیں

جب انسان دعا کرنے لگے تو بعض ایسی دعائیں پہلے کرے جنکی قبولیت ضروری ہے۔ یا جو اللہ کو پسند ہیں مثلاً اسلام کی ترقی اور اشاعت کی دعا حضرت نبی کریم حضرت مسیح موعود ع

کے مقاصد کی تکمیل ہو۔ اسی طرح چند اور شخصوں کے لئے بھی دعا کرے کہ یہ بھی ایک قسم کا صدقہ ہے۔ دوسرا ممکن ہے انہی دعاؤں میں اسکی دعا بھی قبول ہو جائے۔

(۱۶)

دعا سے پہلے استغفار ہو

چونکہ دعا کی قبولیت میں انسان کے گناہ آڑے آجاتے ہیں اسلئے پہلے خوب استغفار کر لینی چاہئیے قرآن شریف کی دعا رب اغفر وارحم وانت خیر الراحمین میں یہ بات سکھائی ہے یہ ہرگز نہ خیال کرے کہ مینے کونسا گناہ کیا ہے کہ انسان ہر وقت خدا کی رحمت کا محتاج ہے۔ نبی کریم فرماتے ہیں وانی لاستغفر اللّٰہ فی الیوم مائتہ مرۃ (رواہ مسلم)

(۱۷)

دعا سے پہلے صدقہ ہو

کفارۂ ذنوب اور عاجزوں کی دعائیں لینے کے لئے پہلے کچھ صدقہ بھی کر لینا چاہئیے۔ کہ اس سے رحمت نازل ہوتی ہے۔ جب کسی حاجتمند کو ضرورت کے وقت کچھ ملیگا۔ تو دل ہی پکار اٹھیگا جا تیرا دونوں جہان میں بھلا۔ اور صرف اسی فقرے سے بعض اوقات بیڑا پار ہو جاتا ہے قدموا بین نجوٰکم صدقۃ سے بھی استدلال کیا گیا ہے۔ کہ خدا سے مناجات کرنے سے پہلے صدقہ دے لے۔

(۱۸)

دعا سے پہلے کسی کی حاجت روائی کرے

یہ طریق بھی صلحاء نے بتایا ہے کہ جس قسم کی مشکل پیش ہو۔ اسی قسم کی مشکل جس کا ازالہ یا دور کرنا تمہارے اپنے بس میں ہو کسی دوسرے حاجتمند کی دور کرنے کی کوشش کرو۔ اس پر خدا تمپر بھی رحم کر دیگا۔

(۱۹)

دعا میں اپنی عملی اصلاح بھی کرے

چونکہ انما یتقبل اللّٰہ من المتقین ارشاد باریتعالے ہے۔ اسلئے ضروری ہے کہ جو اپنی دعاؤں کو قبول دیکھنا چاہتا ہے وہ تقوٰی اختیار کرے اسی طرح قرآن شریف میں ہے

انما یستجیب اللّٰہ من الذین اٰمنوا کہ اللہ ایمانداروں سے قبول کرتا ہے اور کمال ایمان یہی ہے کہ اسکے مطابق عمل بھی ہو حضرت خلیفہ ثانی نے فلیستجیبوالی سے استدلال کیا ہے۔ کہ میرے بندوں کو چاہئے اگر وہ اپنی دعائیں قبول کروانی چاہتے ہیں تو میری باتیں مان لیا کریں

(۲۰)

دعا میں ماثورہ دعا بھی ہو

جو دعائیں قرآن مجید میں آئی ہیں جو حدیث میں آئی ہیں چونکہ وہ منبع قدس سے نکلی ہیں اس لئے ضروری ہے کہ انمیں سے کوئی دعا ضرور ساتھ ہو بعض بزرگ تو اور کوئی دعا ساتھ نہ ملاتے تھے تاکہ اعتدار نہ ہو جائے۔

(۲۱)

دعا اپنی زبان میں ہو

دعا میں رقت اور خلوص پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ دعا اپنی زبان میں بھی کیجائے کیونکہ دلی خیالات اسی زبان میں ٹھیک ادا ہو سکتے ہیں جو مادری زبان ہے حضرت اقدس ہمیشہ فرماتے کہ رکوع وسجود میں ذکر مقررہ کے بعد اپنی زبان میں دعا کیجائے دعا میں فہم معنے بھی ضروری ہے۔

(۲۲)

دعا کے وقت کپڑے عمدہ وصاف ہوں

اللہ تعالےٰ پاک ہے وہ پاکیزگی کو پسند کرتا ہے اس کے حضور میں عرض معروض کرنے کے لئے جب انسان متوجہ ہو تو ضرور ہے کہ صاف کپڑے ہوں اور خوشبو بھی ہو۔ کیونکہ اس سے دل ودماغ میں پریشانی نہیں ہوتی ملائکہ رحمت حاضر ہوتے ہیں قرآن مجید کی آیت والرجز فاھجر اور خذوا زینتکم عند کل مسجد میں یہ تعلیم ہے اسلئے صلحاء نے لکھا ہے۔ کہ دعا سے پہلے مسواک کرے کہ مسواک موجب رضاء رب حسب حدیث رسول کریم ہے۔

(۲۳)

دعا میں تضرع ہو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ادعوا ربکم تضرعًا وخفیہ۔ پس جتنا ہی تضرع اور خشوع ہوگا اتنی جلد دعا قبول ہوگی۔

(۲۴) دعا میں دھیمی آواز ہو

حضرت زکریا کے بارے میں ہے اذ نادیٰ ربہ نداءً خفیا۔ اور ارشاد فرمایا فلا تجہر بصلاتک ولا تخافت بھا۔ پس دھیمی آواز ہو جیسی کہ درد سے نکلتی ہے حدیث شریف میں ہے انکم لا تدعون صما ولا غائبا۔ تم کسی بہرے اور غائب کو نہیں پکارتے ہاں بعض وقت جوش سے آواز نکلجاتی ہو وہ اور بات ہے۔

(۲۵) دعا میں مایوسی نہ ہو

اسکے متعلق پہلے بھی ذکر آچکا ہے کہ دعا میں استعجال نہیں چاہئے اور نہ تھکے۔ مایوسی تو ہرگز نہیں چاہئے کیونکہ قرآن مجید میں ہے انہ لا یایئس من روح اللہ الا القوم الکافرون۔ صوفیاء نے تو یہانتک لکھا ہے کہ جب شیطان نے باوجود نافرمانی کے عرض کیا کہ ربّ فانظرنی الیٰ یوم یبعثون تو جواب ملا فانک من المنظرین جب شیطان کی درخواست منظور ہو گئی تو مومن کیوں نا امید ہو۔ اور یہ سمجھ بیٹھے کہ ہماری کون سنتا ہے۔ اکثر لوگوں کی زبان سے سنتا ہوں جب انہیں دعا کے لئے کہا جاتا ہے کہ توبہ جی! اللہ ہماری سنتا ہے میرے نزدیک یہ کلمہ کفر ہے جس سے توبہ کرنی چاہئے وہ ہر ایک کی سنتا ہے شیطان کی سن لیتا ہے اور ہر ایک مسلمان کی نہ سنے گا۔

(۲۶) حقداروں کے حق ادا کرے

بعض وقت کسی کا حق دعا کرنے والے کے ذمہ ہوتا ہے۔ اور دعا قبول نہیں ہوتی اسلئے دعا کرنے والے کو اپنا محاسبہ کر لینا چاہئے حقداروں کے حق ادا کر کے جناب باری میں جائے۔

(۲۷) دعا کے وقت کیا ہیئت ہو

یہ بھی بزرگوں نے لکھا ہے کہ وضو کر کے قبلہ رو دعا کرے بعض نے پسند کیا ہے کہ التحیات کی صورت میں بیٹھے یا سجدے میں پڑ جائے گھٹنوں کے بل کھڑے ہونا بھی ایک ادب کا طریق ہے جو پہلی شریعتوں میں پایا جاتا ہے۔

(۲۸)
دُعا میں شرم کیسی؟

جب دعا کرنے لگے تو اپنے معاصی پر اپنے نفس کی آلودگی پر بیشک ندامت کا اظہار کرے مگر مانگنے میں شرم کیا ہو ہاں عظمت وجلال الٰہی سے زبان بند ہو تو دل تو پکارتا ہی ہے

(۲۹)
دعا میں زندہ بزرگوں کا توسّل جائز ہے

دعا کرتے وقت توسل اپنے کسی عمل صالح کا یا کسی زندہ خدا کے پیارے کا جائز ہے حضرت عمر نے ایک دفعہ بارش کے لئے دعا کی - انا نتوسل الیک بعم نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فاسقنا ہم اپنے نبی کے چچا عباس کے توسل سے تیری جناب میں دعا کرتے ہیں کہ ہم پر پانی برسا۔

(۳۰)
دعا میں اللہ کو محبوب ناموں سے پکارے

قرآن شریف میں اکثر دعائیں یا ربّنا سے آئی ہیں - پارہ ۴ سورہ آل عمران میں ربنا اننا سمعنا سے ایک دعا شروع ہوئی ہے اسکے لئے ساتھ ہی فرمایا فاستجاب لہم ربّہم اسی طرح حضرت یوسف کی ایک دعا ربّ سے شروع ہوتی ہے اسکے لئے بھی فاستجاب لہ ربّہ فرمایا - اسی طرح احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مصیبت وبلا میں یاحیّ یاقیوم حضرت نبی کریم فرماتے یوں تو اللہ کے سب اسمار حسنیٰ ہیں مگر جس قسم کی حاجت ہو اسی قسم کے اسم سے توسل کیا جائے تو اقرب الی القبول ہے۔

(۳۱)
دعا میں تکرار ہو

ایک ہی بار کہنا بے پروائی کا نشان ہے دعا میں عجز والحاح سے کام لے اور خوب تکرار کرے تکرار خدا کے حضور پسند ہے۔

(۳۲)
دوسروں سے بھی دعائیں کرائے

اپنی دعا پر ہی بس نہ کرے۔ بلکہ دوسرے صالحین سے بھی دعا کرائے اور یہ نہ سمجھے کہ فلاں مجھ سے کم درجہ کا ہے اس سے کیا دعا کراؤں یہ تکبر کا نشان ہے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں رسول اللہ نے مجھے فرمایا اشرکنا یا اخی فی دعائک ولا تنسنا مجھے بھی اپنی دعاؤں میں شریک کر لینا اور بھولنا نہیں حضرت عمر کہتے ہیں کلمۃ ما یسرّنی انّ لی بھا الدنیا (رواہ ابو داؤد)

(۲۵)
کن کن کی دُعا قبول ہوتی ہے

حدیث شریف میں آیا ہے رسول اللہ نے فرمایا ثلثۃ لا تردّ دعوتہم الصائم حین یفطر والامام العادل ودعوۃ المظلوم یرفعھا اللّٰہ فوق الغمام وتفتح لھا ابواب السماء ویقول الربّ وعزّتی لانصرنّک ولو بعد حین۔ تین شخصوں کی دعا رد نہیں ہوتی روزہ دار کی جب روزہ کھولنے لگے (۲) امام عادل کی اور مظلوم کی اللہ اسکے لئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے فرماتا ہے مجھے اپنی عزّت کی قسم میں ضرور تیری مدد کرونگا گو مدت کے بعد اسی لئے حضرت اقدس نے فرمایا ہے تم ظالم نہ بنو مظلوم بنو۔

دوسری حدیث میں فرمایا۔ ثلث دعوات مستجابات لا شک فیھن دعوۃ الوالد ودعوۃ المسافر ودعوۃ المظلوم (۱) والد کی دعا (۲) مسافر کی دعا (۳) مظلوم کی دعا۔

تیسری حدیث میں فرمایا خمس دعوات یستجاب لھن دعوۃ المظلوم حتی ینتصر ودعوۃ الحاج حتّٰی یصدر ودعوۃ المجاھد حتی یقعد ودعوۃ المریض حتی یبرء ودعوۃ الاخ لاخیہ بظھر الغیب ثم قال واسرع ھٰذہ الدعوات اجابۃً دعوۃ الاخ بظھر الغیب (مشکوٰۃ)

پانچ دعائیں ضرور مقبول ہوتی ہیں مظلوم کی دعا۔ یہانتک کہ بدلہ لے لے۔ حاجی کی دعا جبتک کہ لوٹ آئے مجاہد کی دعا جہاد چھوڑنے تک مریض کی دعا اچھا ہونے تک۔ ایک بھائی کی دعا اپنے بھائی کے لئے غائبانہ پھر فرمایا کہ بہت جلد ہی قبول ہونے والی دعا بھائی کی ہے جو غائبانہ ہو۔

ایسے ہی وہ پاک نفس جسے خدا اپنی جماعت کے شیرازہ کو متحد رکھنے کے لئے چن لے

(جیسے حدیث میں الامام العادل کہا گیا ہے) اسکی دعائیں جلد اور زیادہ قبول ہوتی ہیں کیونکہ خدا اس کی وجاہت قائم کرانا اور اسکے ہاتھ پر ایک قوم کو متحد فرمانا چاہتا ہے اسے خارق عادت طور پر مستجاب الدعوۃ بنا دیتا ہے تا کہ لوگوں کے دلوں میں اسکے روحانی جھنڈے تلے جمع ہونیکے لئے ایک عام تحریک پیدا ہو۔

(۳۴)
بعض خاص گُر

جب اللہ سے دعا کیجائے تو وہ بعض گُر خود تعلیم فرما دیتا ہے جو کسی کو بھی نہیں سوجھے ہوتے حضرت خلیفہ اوّل بارہا فرماتے کہ اللہ تعالےٰ مجھے نہاں در نہاں طریقوں سے رزق دیتا ہے اور دیکھنے والوں نے بھی دیکھا کہ جب آپکو ضرورت ہوتی کوئی نہ کوئی فوری صورت اس ضرورت کے رفع کے لئے ہیجانی فوری طور پر روپیہ آجاتا۔ یا اور کوئی انتظام ہو جاتا۔ ایکبار فرمایا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی خاص عمل ہے پھر ارشاد کیا کہ عمل تو ہے مگر دوسرے رواجی عاملوں کی طرح کا نہیں پھر ایک قصہ بیان کیا کہ ایک عامل تھا اسکے پاس ہم کئی طلباء زمانہ طالبعلمی گئے۔ وہ کہنے لگا میں اپنے مجربات اور مخفی راز بتانا چاہتا ہوں مگر کوئی اسکا اہل نہیں نور الدین کہے۔ تو بتا دوں مینے کہا مجھے ضرورت نہیں اسکے بعد خاکسار کو مخاطب کیا اور قرآن مجید سے یہ آیت نکالکر دکھائی جو پارہ ۱۶ سورہ طٰہٰ رکوع ۸ میں ہے وأمر اهلك بالصلوة واصطبر عليها لا نسئلك رزقا نحن نرزقك والعاقبة للتقوىٰ۔ فرمایا رزق کی کشائش کا ایک یہ بھی نسخہ ہے کہ اپنے اہل کو نماز کی تحریک بڑے زور سے کرتا رہے پھر فرمایا ذوقی بات ہے ہم نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے

الغرض تدبر فی القرآن سے ایسی کئی باتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔ نادانوں نے یہ راز نہیں سمجھا اور آیتوں کو بطور منتر پڑھکر حصول رزق کے درپے ہوئے۔ اسی طرح ہر قسم کے مطلب کے لئے ماثور دعائیں بھی ہیں۔ ان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے مینے خدا کے فضل سے توفیق پا کر ادعیۃ القرآن کی تمام دعائیں جمع کر دیں معہ ترجمہ نثر و نظم پھر ادعیۃ الاحادیث لکھی جسمیں وہ دعائیں جمع ہیں جو مختلف اوقات کے لئے جناب رسالتمآب نے فرمائیں ۔۔

ادعیۂ ماثورہ

کشائش کی دعا

اللّٰہم انی اعوذ بک من الھم والحزن واعوذ بک من العجز والکسل واعوذ بک من الجبن والبخل واعوذ بک من ضلع الدین وقہر الرجال۔ اللّٰہم اکفنی بحلالک عن حرامک واغننی بفضلک عمن سواک

اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں فکر و غم سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ناتوانی اور سستی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بخل اور بزدلی سے اور پناہ مانگتا ہوں قرض کے غلبہ سے اور لوگوں کے دباؤ سے اے اللہ کفایت کر حلال روزی کے ساتھ حرام سے بچا کر اور اپنے سوا سب سے مجھے اپنے فضل کے ساتھ بے پرواہ کر دے

دعاء استخارہ

اللّٰہم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم۔ فانک تقدر ولا اقدر و تعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب۔ اللّٰہم ان کنت تعلم ان ھذا الامر خیر لی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ھذا الامر شر فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ۔

اے اللہ! میں تیرے علم سے بھلائی طلب کرتا ہوں۔ اور تیری قدرت سے قدرت چاہتا ہوں۔ اور تیرے بڑے فضل سے مانگتا ہوں تو بیشک قدرت رکھتا ہے۔ اور مجھے کوئی قدرت نہیں۔ اور تو جانتا ہے اور مجھے کوئی علم نہیں اور غیبوں کا جاننے والا ہے ای اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ امر بہتر ہے میرے واسطے دین میں یا دنیا میں۔ یا انجام کے لحاظ سے تو میرے لئے مقدر کر اور اسکے اسباب مہیا کر دے پھر اسمیں میرے لئے برکت ڈال اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے برا ہے میرے دین میں یا دنیا میں یا بلحاظ انجام تو مجھ کو اس سے پھیر دے اور مجھے اس سے ہٹا لے اور میرے واسطے بھلائی مہیا کر جس

جگہ ہو اور پھر مجھکو راضی کر دے اس پر

دعائے حاجت

جب کوئی مشکل پیش آوے تو دو رکعت نماز پڑھے اللہ کی حمد اور درود کے بعد یہ دعا پڑھے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔ کوئی عبادت کے لائق نہیں سوا اللہ کے جو تحمل والا اور عزت والا ہے پاک ہے اللہ صاحب بڑے عرش کا میں چاہتا ہوں تجھ سے ان کاموں کی توفیق جو تیری رحمت کے واجب کرنے والے ہوں۔ اور جن سے ضرور تیری بڑی مغفرت ہو۔ اور ہر ایک نیکی کی غنیمت اور سلامتی گناہ سے نہ چھوڑے تو کوئی گناہ بجز بخشدینے کے اور نہ کوئی غم بجز دور کرنیکے اور نہ کوئی حاجت جو تیری مرضی کے موافق ہے سو پورا کر دینے کے اے سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔

بیقراری اور گھبراہٹ کی دعائیں +

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا اے اللہ ڈھانپ دے ہمارے عیبوں کو اور امن دے ہماری گھبراہٹوں کو۔ (۲) اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْٓ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ۔ اے اللہ تیری رحمت کا امیدوار ہوں مت کر حوالے مجھکو میرے نفس کی طرف ایک لحظہ اور سنوار دے سب کام کوئی معبود نہیں سوا تیرے (۳) يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ اے زندہ اور سب کے تھامنے والے تیری رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔ (۴) لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ جو صاحب عظمت صاحب حلم صاحب عرش عظیم ہے آسمانوں کا رب عرش کریم کا رب ہے۔ (۵) آسمان کی طرف منہ کر کے صبح و شام اکثر کہے۔ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَآ اُشْرِكُ بِهٖ اَحَدًا سُبْحَانَ

اللّٰہِ الْعَظِیْمِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ۝

دعاء استسقاء (۱) اَللّٰھُمَّ اَسْقِنَا غَیْثًا مُّغِیْثًا مَّرِیْئًا مَّرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَیْرَ اٰجِلٍ ۔ اے اللہ ابر سا ہم پر مینہ بہت برسنے والا سیراب کرنیوالا ارزانی کرنے والا نفع دینے والا ۔ نہ ضرر دینے والا ۔ شتاب آنے والا ۔ نہ دیر کرنے والا (۲) اَللّٰھُمَّ اَسْقِ عِبَادَکَ وَبَھِیْمَتَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ ۔ اے اللہ پلا اپنے بندوں کو اور چارپایوں کو اور اپنی رحمت پھیلا دے اور مردہ شہر کو زندہ کر (۳) اَللّٰھُمَّ ارْفَعْ عَنَّا الْجُھْدَ وَالْجُوْعَ وَالْعُرْیَ وَاکْشِفْ عَنَّا الْبَلَآءَ مَالَا یَکْشِفُہٗ غَیْرُکَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُکَ اِنَّکَ کُنْتَ غَفَّارًا فَاَرْسِلْ عَلَیْنَا مِدْرَارًا ۔ اے اللہ دور کر دے ہم سے محنت ۔ بھوک ۔ بے ستری اور ہٹا لے ہم سے بلا جو تیرے سوا کوئی نہیں ہٹاتا ۔ اے اللہ ! ہم تجھ سے استغفار کرتے ہیں تو بہت بخشنے والا ہے اور ہم پر برسنے والا بادل بھیج ۔

سفر کی دعا اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اَصْحِبْنَا فِیْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِیْ اَھْلِنَا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ وَدَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ ۔ اے اللہ تو رفیق ہے سفر میں اور خلیفہ ہے اہل میں اے اللہ ہم سفر میں ہیں اور تو ہمارے اہل میں خلیفہ بن ۔ اے اللہ ! میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے سفر کی تکلیف سے اور پھرنے کی بری حالت سے اور نقصان سے بعد نفع کے اور مظلوم کی بد دعا سے اور کسی کی بد نظر سے اہل اور مال میں ۔

کسی گاؤں میں داخل ہوئے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَآ اَظْلَلْنَ وَرَبَّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَآ اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَآ اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ فَاِنَّا نَسْئَلُکَ خَیْرَ ھٰذِہِ الْقَرْیَۃِ وَخَیْرَ اَھْلِھَا وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ اَھْلِھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْھَا اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاھَا وَحَبِّبْنَا اِلٰی اَھْلِھَا وَحَبِّبْ صَالِحِیْ اَھْلِھَا اِلَیْنَا۔ اے اللہ! سات آسمانوں کے رب اور اس کے جن پر یہ سایہ ڈالے ہیں اور ساتوں زمینوں کے رب اور اسکے جس کو یہ اٹھائے ہیں اور شیطانوں کے رب اور ان کے کہ گمراہ کیا ہے شیطانوں نے ان کو اور ہواؤں کے رب اور ان چیزوں کے جنکو وہ بکھیرتی ہیں ہم تجھ سے اس گاؤں کی بھلائی اور اسکے اہل کی بھلائی چاہتے ہیں اور ہم پناہ مانگتے ہیں اسکی بدی سے اور اسکے رہنے والوں کی بدی سے اے اللہ ہمیں برکت دے اسمیں اے اللہ نصیب کر ہمکو اسکی میوہ خوری اور محبت دے ہماری اسکے رہنے والوں کو اور محبت دے ہمکو اسکے نیک لوگوں کی۔

مرض سے شفا کی دعا

اِذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا۔ دور کر بیماری کو اے آدمیوں کے ربّ اور شفا دے تو ہی ہے شفا دینے والا کوئی شفا نہیں مگر وہ جو تیری جناب سے ملے وہ شفا دے جو ذرا بھی بیماری نہ چھوڑے (۲) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھے (۳) جب کوئی عضو درد کرے تو تین بار بسم اللہ پڑھے بعد ازاں یہ دعا کرے سات بار اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ۔ میں پناہ چاہتا ہوں۔ اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کی اس چیز کے دکھ سے جو میں محسوس کر رہا ہوں اور ڈر رہا ہوں۔

جامع الدعا

اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا یَحُوْلُ بِہٖ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْکَ وَمِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِہٖ جَنَّتَکَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُھَوِّنُ بِہٖ عَلَیْنَا مُصِیْبَاتِ الدُّنْیَا وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا۔

لا نکفر اھل القبلۃ

"ہم اہلِ قبلہ کی تکفیر نہیں کرتے"

مسلمانوں میں دو قسم کے لوگ ہیں ایک تو وہ جو محض فروعی باتوں پر ایک دوسرے پر کفر کے فتوے دیتے ہیں اور کسی کو دین اسلام میں داخل کرنے کی بجائے دائرہ اسلام سے خارج کرتے ہیں۔ دوسرے وہ جو اس قدر وسیع القلب کہلانا چاہتے ہیں کہ اصولی اختلاف اور صریحاً عقیدہ کفر کا قائل ہونے کے باوجود بھی کسی کو دائرہ اسلام سے خارج اور کافر نہیں کہتے اور ان سے وہ تعلقات جائز رکھتے ہیں جو صرف ایک مسلمان سے روا رکھے جا سکتے ہیں میرے نزدیک دونوں فریق غلطی پر ہیں پہلے فریق کی غلطی تو ظاہر ہے جو کھینچ تان کر ہر ایک فرعی بات کو اپنی انوکھی منطق کے ذریعہ اصولی بنا لیتے ہیں۔ اور لا تکفروا اھل القبلۃ کی صریحاً مخالفت کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے حضرت نبی کریم فرماتے ہیں ایما رجل قال لاخیہ کافر فقد باء بھا احدھما (متفق علیہ) جو شخص اپنے مسلم بھائی کو کافر کہتا ہے۔ وہ کفر دونوں میں سے ایک پر ضرور پڑتا ہے اس حدیث کے معنے سمجھنے میں علماء کو دقت پیش آئی ہے کہ مومن کو کافر کہنے سے انسان کیوں باوجود کلمہ گو ہونے کے کافر ہو جاتا ہے اسکی ایک وجہ مولوی محمد علی صاحب کی تحریروں میں میں نے دیکھی ہے کہ یہ بطور سزا کے ہے تاکہ ان لوگوں کو تنبیہ ہو جو اس خطرناک گناہ سے اسلامی وحدت کو پاش پاش کرتے ہیں پس جو شخص اپنے بھائی کو اس سلسلہ اخوت سے خارج کرتا ہے وہ حقیقت اس قابل ہے کہ اسے سلسلہ اخوت سے خارج کیا جائے مگر یہ توجیہ نہیں۔ ہمارے نزدیک اسکی وجہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے دوسرے بھائی کو کافر کہتا ہے۔ وہ اسکے عقائد کو کفر قرار دیتا ہے بحالیکہ اسکے عقائد اپنے نہیں بلکہ اس وحی خفی و جلی کا مجموعہ ہیں جو سیدنا خاتم النبیین حضرت محمد رسول رب العلمین پر نازل ہوئی۔ پس جو اس کلام الٰہی اور صداقت اور حق کو کفر اور کذب قرار دے وہ کافر نہیں تو اور کیا ہے؟ جس مسلم کی تکفیر

کی گئی ہے اسکی ہتک یا اسے برادری سے خارج کرنے کی سزا نہیں۔ بلکہ یہ نتیجہ ہے ان عقائد حقہ کو کفر قرار دینے کا۔ جبکہ وہ حسب تعلیم کتاب سنت قائل ہے اس پر کہا جاسکتا ہے کہ بعض اوقات انسان نیک نیتی سے اور اپنی بات کو حق جان کر کسی کو کافر کہتا ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ حق ظاہر ہو چکا ہے اسلئے نیک نیتی اور عقائد حقہ کی تکذیب کبھی جمع نہیں ہو سکتے جیسے کہ حضرت اقدس ؑ نے حقیقۃ الوحی میں فرمایا ہے کہ یہ ممکن ہی نہیں۔ کوئی شخص نیک نیتی اور حق پژوہی سے کام لے۔ اور پھر محمد رسول اللہ کی تکذیب کرے اسی طرح جن عقائد کا ایک مسلم قائل ہو انہیں کفریہ عقائد قرار دینا نیک نیتی اور دیانت سے نہیں ہو سکتا۔ کس نے اسے مجبور کیا ہی کہ وہ اپنے مسلم بھائی پر خواہ مخواہ کفر کا فتوے دے کیوں نہیں وہ توقف کرتا اور اپنی زبان کو بند رکھتا اور اسکا معاملہ خدا کے سپرد کرتا۔

اب رہا دوسرا فریق جو یہاں تک کہلا چھوڑتا ہے کہ لا الہ الا اللہ کہو اور جو جی میں آئے عقیدہ رکھو اور جو دل میں آئے کرو۔ وہ بھی سخت غلطی پر ہے اسے چاہئے کہ جس شریعت کا وہ پابند ہی اسکے مطابق اپنا عملدرآمد رکھے اپنی نفسانی خواہش پر نہ چلے بلکہ دیکھے کہ کتاب و سنت میں کیا آیا ہے جو لوگ ہمیں تکفیر اہل قبلہ کا الزام دیتے اور ہمیں سارے جہان کو کافر کہنے والے قرار دیکر متہم کرتے اور ہم سے نفرت دلاتے ہیں وہ اگر مسلمان ہیں اور شریعت محمدیہ کے پابند۔ تو خدارا انہیں یہ بتائیں کہ "کسی نبی کے نہ ماننے سے انسان کافر ہو جاتا ہے" یہ اصل ہمارا بنایا ہوا ہے یا خود اس مہبط روح الامین محمد خاتم النبیین سید المرسلین کا۔ نہیں ہمارا اللہ رب العٰلمین کا اگر تو ہمارا بنایا ہوا ہے اور مسلمانوں میں دوسرے تمام فرقے یا چند اس کے قائل نہیں تب تو ہم قصوروار۔ اور اگر یہ نہیں تو پھر اپنی وسیع القلبی کا راگ گانے والو جاؤ خدا پر اعتراض کرو۔ اسکی کتاب قرآن مجید کو نعوذ باللہ افتراء قرار دو۔ اس کے برگزیدہ رسول کو العیاذ باللہ تنگدل کہو۔ کہ اسنے کیوں محض ایک انسان پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے ایک شخص کو کافر قرار دیا اور اسے دائرہ اسلام سے خارج کہا حالانکہ وہ تمام دوسری باتوں پر ایمان رکھتا اور ایمان صالحہ بجا لاتا ہے۔ میں جب ایک مسلمان کہلانے والے کی زبان سے سنتا ہوں کہ "میاں محمود بڑا تنگدل ہے جس نے تمام جہان کو کافر ٹھہرایا بجز اپنے چند متبعین کے

تو بڑا تعجب کرتا ہوں کہ اللہ! اس شخص کو دعویٰ اسلام ہے جو "میاں محمود" کہکر دراصل محمد رسول
اللہ پر حملہ کر رہا ہے "میاں محمود" تو جیسا تنگدل ہے مجھے معلوم ہے وہ تو ایک دہریہ کے لئے بھی
جو کچھ نیکیاں کرتا رہا ہو۔ بالآخر نجات پا جانیکا قائل ہے (حالانکہ جمہور اہل اسلام کا یہ مذہب نہیں)
اور خدا کی رحمت کو ایسا وسیع سمجھتا ہے کہ ابلیس کو بھی حاوی ہے مگر تم اپنے ایمان کی فکر کرو۔
کہ دراصل تمہارا حملہ اس اصل پر ہے جو سیدنا محمد رسول اللہ کا بتایا ہوا ہے جبکا تم کلمہ
پڑھتے اور لوگوں کو پڑھا کر مسلمان بناتے ہو آپ نے کہا اور اعلان کیا کہ جو نبیوں میں سے ایک
نبی کو بھی نہ مانے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے پس یہ بحث تو ہو سکتی ہے کہ سیدنا مرزا غلام احمد
نبی ہیں یا نہیں اور یہ الزام بھی ہمیں دیا جا سکتا ہے کہ یہ گروہ ایسا پیدا ہوا ہے جو مسیح موعود
کو نبی کہتا ہے مگر یہ بحث نہیں ہونی چاہئے اور نہ یہ الزام دیا جانا چاہئے کہ ہمنے سارے جہان کو بجز
چند متبعین کے کافر قرار دیا۔ کہ یہ ہمارے بس کی بات نہیں یہ تو شریعت اسلامی کا اصل ہے
جو ہم سے مشورہ لیکر نہیں بنایا گیا ہم ہرگز نہیں کہتے کہ جسے بزبان شریعت کافر کہا جائے
وہ عنداللہ قابل مواخذہ اور دوزخی ہے جنت اور نار کی کلید ہمارے ہاتھ میں نہیں۔ یہ کام
احکم الحاکمین کا ہے بہت اغلب ہے کہ جسے شریعت کے اصل سے مجبور ہو کر کافر کہا جائے
وہ عنداللہ معذور اور قابل نجات ہو۔ اور جسے مسلم کہیں وہ عنداللہ قابل مواخذہ ہو۔ یہ اصول کا
معاملہ ہے تکفیر اہل قبلہ کا سوال نہیں شریعت محمدیہ میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ جو اہل قبلہ ہو۔ وہ خواہ
کسی نبی کا منکر ہو۔ یا کسی سچے مسلم پر کفر کا فتویٰ دے یا قرآن مجید کی کسی آیت کا سرے ہی
سے منکر ہو تب بھی دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوگا۔ بلکہ "لا نکفر احدا من اهل القبلة"
کے اور معنے ہیں جو معنے ہمپر الزام دینے والے سمجھے ہیں وہ تو لیس البر ان تولوا وجوهكم
قبل المشرق والمغرب ولكن البر من آمن بالله واليوم الآخر والملئكة والكتب
والنبيين کے صریح مخالف ہیں یعنی صرف قبلہ روئی ہی حقیقی بر اور سچا اسلام نہیں۔ بلکہ حقیقی
اسلام تو یہ ہے کہ اللہ پر ایمان ہو یوم آخر پر ایمان ہو ملائکہ پر ایمان ہو کتب الٰہی پر ایمان ہو۔ پھر
سب خدا کے نبیوں پر ایمان ہو۔ اب جن کے عقائد میں "مسیح موعود" النبیین میں داخل ہے۔ وہ
اہل القبلہ کو اس آیت کے رو سے مسلمان نہ سمجھیں تو معذور ہیں۔ جنہوں نے لا نکفر احدا

من اہل القبلۃ لکھا ہو انہوں نے خود ہی اسکی تشریح بھی کی ہے دیکھئے فقہ اکبر کی شرح میں ہو فی المواقف لا یکفر اہل القبلۃ الا فی ما فیہ انکار ما علم مجیئہ بالضرورۃ او المجمع علیہ کاستحلال المحرمات یعنی مواقف میں ہو کہ اہل قبلہ کی تکفیر نہ ہو۔ مگر جس پر ایمان ضروری ہے اسکے انکار اور حرام کو حلال جاننے سے کافر قرار دیا جائے گا۔ پھر لکھا ہے اعلم ان المراد باھل القبلۃ اتفقوا علیٰ ما ھو من ضروریات الدین کحدوث العالم وحشر الاجساد وعلم اللہ تعالیٰ بالکلیات والجزئیات وما اشبہ ذلک من المسائل المہمات فمن واظب طول عمرہٖ علی الطاعات والعبادات مع اعتقاد قدم العالم او نفی الحشر او نفی علمہ سبحٰنہ بالجزئیات لا یکون من اھل القبلۃ وان المراد بعدم تکفیر احد من اھل القبلۃ عند اھل السنۃ انہ لا یکفّر مالم یوجد شیئ من امارات الکفر وعلاماتہ ولم یصدر عنہ شیئ من موجباتہ یعنی اہل قبلہ سے مراد وہ لوگ ہیں جو تمام ضروریات دین سے اتفاق رکھتے ہیں مثلاً حدوث عالم کے قائل ہیں حشر اجساد کے قائل ہیں۔ اور اللہ کو کلیات وجزئیات کا عالم جانتے ہیں۔ اور اس قسم کے اہم مسائل پر ان کا ایمان ہو پس جو عمر بھر اسلامی عبادت میں لگا رہے اور تعمیل احکام شریعت کرتا رہے مگر قدم عالم یا حشر یا علم اللہ کا قائل نہ ہو۔ تو وہ اہل قبلہ سے نہیں سمجھا جائے گا۔ پس اہل قبلہ کی عدم تکفیر کے معنے اہل السنۃ کے نزدیک یہی ہیں کہ انہیں کافر نہیں ٹھہرانا چاہئے جب تک کفر کی کوئی نشانی یا علامات ان سے ظاہر نہ ہو۔ یا کوئی بات موجب کفر ان سے صادر نہ ہو۔ اسی بنا پر حضرت اقدس مسیح موعود نے بھی حقیقۃ الوحی میں لکھا ہو

"میں اب بھی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتا لیکن جن میں خود انہیں کے ہاتھ سے انکی وجہ کفر پیدا ہو گئی ہے انکو کیونکر مومن کہہ سکتا ہوں"

وجہ کفر کیا ہی؟ وہی جو شریعت اسلامی تیرہ سو برس پیشتر قرار دے چکی ہی (۱) کسی نبی کا انکار (۲) کسی مسلمان کو کافر کہنا۔ سیدنا اولوالعزم تو ۱۸۰۹ء میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور ۱۹۱۱ء میں مسیح موعود کے انکار کے متعلق مضمون لکھا یہ انکی بنائی ہوئی بات نہیں۔ بلکہ حضرت اقدس اپنی کتابوں میں لکھ چکے ہیں۔ کہ:۔

"اول یہ کفر کہ ایک شخص اسلام ہی سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلعم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا۔"

پھر فرمایا۔ کہ :-

"یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں"

چونکہ حضرت اقدس کا مذہب تھا کہ براہ راست کفر صاحب شریعت نبیوں کے انکار سے عائد ہوتا ہے اور آپ کی نبوت بھی ظلی بوساطت نبی کریم تھی اسلئے اپنے متعلق انکار کرنے والوں کے بارے میں اکثر یوں فرماتے :-

"پس اس لحاظ سے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے" (حقیقۃ الوحی)

اسی طرح ایک اور حجت پیش کیجاتی ہے کہ

"کسی شخص میں ۹۹ وجوہ کفر کی اور ایک وجہ اسلام کی پائی جائے تو بھی اسے کافر نہیں کہنا چاہیئے۔"

یہ وہ بات ہے جسے اپنے مکفرین کو مخاطب کرتے ہوئے حضرت اقدس نے بھی لکھا ہے۔ اور پھر جب خود اپنے کافر کہنے والوں اور نہ ماننے والوں کو بجائے دو قسم کے ایک ہی قسم کے لوگ قرار دیا تو ڈاکٹر عبد الحکیم نے یہی مندرجہ بالا بات پیش کی تو اسکی حضور نے پرواہ نہ کی۔ اسلئے اس پر بھی غور ہونا چاہیئے۔

کیونکہ اگر اسکے یہ معنی ہیں کہ ۹۹ باتیں کسی میں کفر کی ہیں اور ایک اسلام کی تو اسے مسلمان کہنا چاہیئے۔ تو پھر دنیا میں کافر کوئی ہے ہی نہیں کیونکہ کوئی نہ کوئی اسلام کی بات تو دہریہ میں بھی ہوگی۔ اور یہود و نصاریٰ و ہندو تو خدا کے قائل ہیں بلکہ کسی مرسلین پر ایمان لانے والے یوم آخر ماننے والے۔ جب ان معنوں سے ایسے مفاسد لازم آتے ہیں کہ ایک لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والا یا قبلہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے والا خواہ بت پرستی کرتا ہو تو بھی مسلم کا مسلم ہی رہتا ہے تو ضرور یہ معنے غلط ہیں۔ اسکے صحیح معنے وہی ہیں جو سلف محققین نے لکھے ہیں اور جنہیں نہ جاننے یا نہ سمجھنے کی وجہ سے ہمیں متہم ٹھہرایا جاتا ہے۔

شرح فقہ اکبر میں ہے ان المسالۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لہا تسع وتسعون احتمالا للکفر واحتمال واحد فی نفیہ فالاولیٰ للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی یعنی مسئلہ متعلقہ بالکفر کے بارے میں ہے کہ جب ۹۹ احتمال کسی بات میں کفر کے نکلتے ہوں۔ اور ایک احتمال سے اسکی نفی ہو تو مفتی و قاضی کو چاہیئے کہ اس احتمال نافی کفر پر عمل کرے پس اس سے یہ مراد نہیں کہ ۹۹ باتیں کسی میں کفر کی ہوں اور ایک بات اسلام کی تو وہ بہرحال مسلم ہی رہیگا (کافر تو صرف ایک بات سے بھی ہو جاتا ہے) بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ جب کسی بات سے کسی پر کفر کا فتویٰ عائد ہوتا ہو۔ تو مفتی کو چاہیئے کہ اس بات میں گو ۹۹ پہلو کفر کے نکلتے ہوں لیکن اسمیں اگر ایک پہلو بھی ایسا نکل آئے جس سے کفر کا فتوے عائد نہ ہو سکتا ہو تو اسی پہلو پر کلام کو حمل کرنا چاہیئے۔ مثال کے طور پر گھر ہی کا معاملہ پیش کرتا ہوں۔ غیر احمدی بھی حضرت اقدس مرزا غلام احمد علیہ السلام کو نبی نہیں مانتے اور غیر مبایعین بھی دونوں بظاہر یکساں ہیں مگر ہم غیر مبایعین کو کافر نہیں کہتے حالانکہ یہ شریعت کا مسلمہ اصل ہے کہ نبی کو نہ ماننے والا کافر ہے اسکی کیا وجہ ہے یہی کہ ہم ان کی اس بات میں باوجود ۹۹ وجہ کفر کے ایک وجہ اسلام کی بھی دیکھتے ہیں وہ کیا ہے غیر مبایعین جو حضرت اقدس کی نبوت کے منکر ہیں تو اسلئے نہیں کہ وہ حضرت اقدس کو نعوذ باللہ مفتری یا جھوٹا مانتے ہیں۔ بلکہ ان کے نزدیک جو تعریف نبوت کی ہے (کہ نبی وہ ہے جو کتاب لائے یا براہ راست نبوت پائے یا ترمیم و تنسیخ احکام سابقہ کرے) وہ حضرت اقدس پر صادق نہیں آتی۔

دوم۔ جب ہم کہتے ہیں کہ مسیح موعود نبی ہے تو اس سے مراد ہماری فقط یہ ہوتی ہے کہ آپ مکالمہ الٰہیہ و اظہار امور غیبیہ سے مشرف تھے اور یہ غیر مبایعین بھی مانتے ہیں کہ آپ مکالمہ الٰہیہ اور اظہار امور غیبیہ سے مشرف تھے۔ پس اصل حقیقت میں فرق نہیں فرق صرف تعریف نبوت میں ہے مسیح موعود میں جس حقیقت کے پایا جانے کے وہ قائل ہیں اسی حقیقت کے ہم بھی ہیں۔ باقی فرق جو مسئلہ کفر میں ہے وہ بھی اسی بنا پر ہے اور یہی وجہ ہے کہ جو لوگ مسئلہ کفر میں حضرت خلیفۃ ثانی سے متفق نہیں آپ انکی بیعت بھی لے لیتے ہیں کیونکہ مسیح موعود کو نہ ماننے والوں کو کافر نہ سمجھنا صرف تعریف نبوت کے اختلاف پر مبنی ہے

پس غیر مبائعین کے اس قول (ہم مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتے) کی یہ توجیہ کرکے خواہ ۹۹ توجیہیں اسکے خلاف ہوں ہم انہیں کافر نہیں کہتے۔ یہ نکتہ نہ جاننے کی وجہ سے ہم پر بار بار اعتراض کیا جاتا ہے۔ بلکہ اپنے مبائعین بھی بعض اوقات ناراضی کا اظہار کرتے ہیں کہ کیوں انہیں احمدی سمجھا جاتا ہے اسکے جواب میں حضرت خلیفۃ ثانی فرماتے ہیں۔ اور بالکل بجا فرماتے ہیں کہ جبتک وہ حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود اور راستباز مان کر آپ کے الہامات کو منجانب اللہ آپکے اقوال کو آپکی تحریروں کو قابل تسلیم اور حجت قرار دینگے ہم انہیں احمدی کہینگے۔ کیونکہ کسی کلام کا کلی سے انکار اور بات ہی اور اس کلام کو مان کر اسکی تاویل کرنا اور اسکے ایک معنے بتانا اور بات ہاں صریحاً الحاد اختیار کیا جائے جیسے باطنی فرقے نے قرآن کی آیات میں کیا تو پھر یہ طرز عمل بدلنا پڑے گا۔ اسی بات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض لوگوں کو مشکل پیش آئی ہے کہ وہ اہل کتاب اور مشرکین میں کچھ فرق نہیں سمجھتے اور حیران ہوتے ہیں کہ نصاریٰ بھی مشرک مجوس بھی مشرک اور بت پرست بھی مشرک مگر اہل کتاب کی لڑکی نکاح میں لینا جائز اور مشرکہ ناجائز حالانکہ اہل کتاب بھی مشرک ہیں۔ اصل بات یہ ہی کہ بت پرستوں کے پاس کوئی الہٰی کتاب نہیں جس کی بنا پر وہ بتوں کا حکم دکھا سکیں کہ ان کی پرستش کیجائے اور اہل کتاب اپنی اپنی کتابوں سے اس عقیدہ کا ثبوت دکھاتے ہیں گو دراصل وہ غلط ہے جس کا قائل ہونے کی وجہ سے ہم انہیں مشرک کہتے ہیں۔ پس اس بات کو خوب سمجھ لینا چاہیئے کیوں تو ۹۹ کیا صرف ایک وجہ کفر کے پایا جانے سے بھی انسان کافر ہو جاتا ہے یہاں جو فرمایا کہ کسی میں ۹۹ وجوہ کفر کی ہوں اور ایک اسلام کی تو اسکی تکفیر نہ کرو۔ اسکا یہ مطلب ہے کہ اس کلمۂ کفر کی (جس کی بنا پر کفر کا فتوے عاید ہو سکتا ہے) اگر ایک توجیہ اور تفسیر بھی ایسی ہو سکتی ہی جس سے کلمہ کفر کلمۂ حق قرار دیا جا سکے تو اسی توجیہ پر عمل کرنا اور کفر کا فتویٰ نہ دینا چاہیئے اور ان ۹۹ توجیہوں کو جو اسے کلمۂ کفر قرار دیتی ہوں نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے دوست اس مضمون سے فائدہ اٹھائینگے۔

(ضیاء الاسلام پریس قادیان)

ماہواری رسالوں پر ایک نظر

عبرت اسلامی تاریخ تمام اقوام کی تاریخوں سے بہتر ہے مگر بعض لوگ اپنی مبالغہ پسند طبیعت سے اسے بدنام کر دیتے ہیں رسالہ عبرت بابت ماہ فروری میں سلطان محمود دیکرہ کے حالات چھپے ہیں اسمیں لکھا ہے

"سلطان محمود علم اور جسم کے اعتبار سے بھی شاہانہ امتیاز رکھتا تھا یعنی طاقتور اور جسیم ہونے میں کوئی اسکا نظیر نہ تھا ایک وقت میں ایک من خوراک کھا لیتا کھانا کھانے کے بعد پانچ سیر خشک چاول چبا لیتا تھا رات کو سوتے وقت ایک سینی سنبوسہ کی چارپائی کی دہنی طرف اور ایک بائیں طرف رکھدی جاتی تھی تہوڑی دیر کے بعد سلطان کی آنکھ کھلتی ہاتھ بڑھا کر سنبوسہ اٹھاتا اور کھا لیتا۔ صبح بعد نماز فجر ایک پیالہ شہد ایک پیالہ گھی اور ڈیڑھ سو کیلے کی پھلیاں ناشتہ فرماتا تھا۔"

کچھ سمجھ نہیں آتی کہ اسمیں بادشاہ کی کیا تعریف ہوئی کیا شاہانہ امتیاز کے یہی معنے ہیں کہ وہ پیٹو ہو وہ بادشاہ تہا۔ یا بسمرغ اگر بسطۃ فی الجسم کے یہی معنی ہیں تو پھر ہاتھیوں اور گینڈوں کو اپنا امیر بنایا کرو

صوفی حقیقت تصوف تو کچھ اور چیز ہے مگر آجکل علی العموم ہا مسلمان اللہ اللہ یا برہمن رام رام کرنے والے کو صوفی کہدیتے ہیں ایک رسالہ پنڈی بہاؤالدین سے نکلتا ہے اسمیں اور فرقہائے اسلامی و دیگر مذاہب سے تو کچھ آویزش نہیں ہوتی مگر احمدیوں کو خواہ مخواہ چھیڑا گیا ہے اپنے پیر سید حیدر شاہ صاحب کی کرامت لکھی ہے کہ ایک شخص مونگ (گجرات) کا رہنے والا حضرت مسیح موعود کی بیعت میں داخل ہونے لگا تو حضرت "قبلہ عالم" جسم لطیف کے ساتھ تشریف لائے اور میاں محمد الدین کو زجر و توبیخ کی اور وسوسہ شیطانی سے محفوظ رکھا میاں مذکور نے بیدار ہو کر برے عقیدہ سے توبہ کی گویا احمدی بننا شیطان بننا ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ میاں محمد الدین نے "شیطانی فرقہ" سے تائب ہو کر "نوری لوگوں" میں داخل ہو کر کیا کیا ہے اسے تمام مونگ والے جانتے ہیں اور وہاں کے غیر احمدیوں کے انگوٹھے لگے ہوئے ایک تحریر پر مینے دیکھے ہیں جس سے

معلوم ہو سکتا ہے کہ "شیطانی وسوسہ" کس چیز کا نام ہے اور نور ایمان کیا ہوتا ہے؟ کیا ہمارے دوست قلم الفقرا ملک محمد الدین صاحب تحقیقات کی تکلیف گوارا فرماوینگے کہ میاں موصوف کے گھر میں جو بی بی ہے اسکا طلاق کب حاصل کیا گیا اور لڑکا کب پیدا ہوا۔

ارائین میگزین

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارا معزز ہمعصر ہمیں بجائے اراعین کے ارائیں لکھنے پر معاف فرمائیگا کیونکہ ابھی تک ہم یہ نہیں سمجھ سکے کہ ہندوستان میں جو قومیں عرب سے آئی ہیں وہ ہندو نہیں ہوئیں مگر یہ ارائیں قوم گاؤں کے گاؤں ہندو بھی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ان قوموں کی طرح ہیں جو عربی الاصل نہیں ہندو بھی ہیں اور مسلم بھی جیسے راجپوت کیا ایڈیٹر صاحب ارائیں میگزین اس معمے کو حل فرمائینگے۔

فارسی جاتی ہے

میں اس بات کو نہایت درد اور دکھ سے محسوس کر رہا ہوں کہ فارسی زبان دانی ہم سے اٹھتی جاتی ہے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ خوب فارسی جانتے تھے مگر لوگوں کی توجہ عربی سے مطلقاً اٹھ چکی تھی کچھ اسلئے اور کچھ فارسی لٹریچر میں مخرب اخلاق کتابوں کے شامل ہونے کی وجہ سے آپ ایسے متنفر ہوئے کہ فارسی کو پسند نہ فرماتے تھے ہمارے کارپردازان مدارس نے اس سے اثر پذیر ہو کر تعلیم الاسلام[1] اور مدرسہ احمدیہ سے فارسی کی تعلیم یکسر اٹھادی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے ناواقفیت ہوتی جاتی ہے وہ معارف کا بے بہا خزانہ اور حقائق کا لازوال گنجینہ جو در ثمین اور دیگر کتب میں تہ لبے مصرف رہا جاتا ہے اب در مکنون شائع ہوئی ہے ہمیں جو کچھ ہے اس سے کبھی نہ صرف ہمارے طلبا بلکہ احمدی جماعت کے نوجوانوں کا کثیر حصہ کوئی دلچسپی نہیں رکھتا کیونکہ وہ اسے سمجھتے ہی نہیں۔ ابھی چونکہ وہ لوگ موجود ہیں جو بچپن سے فارسی پڑھتے رہے ہیں اسلئے زیادہ نقصان معلوم نہیں ہوتا۔ لیکن اگر چند سے یہ حالت رہی تو دور نہیں جو یہ گنج گرانمایہ کابل غزنی میں منتقل ہو جائے اور ہندوستان والے اس سے بے خبر رہ جائیں۔ کچھ پٹھان ہیں جو حضرت اقدس کی در ثمین کو پڑھتے ہیں لیکن مینے دیکھا ہے کہ جب وہ کسی شعر کے معنے سمجھنا چاہتے ہیں تو سمجھانے والے کو ڈھونڈتے پھرتے ہیں حیران ہوتا ہوں کہ اگر کار تبلیغ میں کابل و ایران ہمارے زیر نظر ہے اور دنیا کے کلمہ گو کا بہت سا حصہ ہمارا پیغام سن سکتا ہے اور بوجہ ہمسائگی و قریب کیا باعتبار مکان و کیا بلحاظ مذہب یہی قومیں

[1] پروف پڑھتے ہوئے معلوم ہوا کہ ہائی سکول میں فارسی کا موقعہ رکھا گیا ہے گو پورا انتظام نہیں۔

ہم سے قریب ہیں جنکی زبان فارسی ہے تو پھر فارسی زبان سے اسقدر نفرت اتنی علیحدگی کیوں ہو اور کس لئے اسے یکسر اپنے مدرسوں سے اٹھا دیا گیا ہو میں سمجھتا ہوں کہ حضرت اقدس کے فارسی کلام میں اسقدر معارف و حقائق ہیں کہ آپ کی تمام کتابوں کے نصف سے بھی زیادہ ہیں۔ جس مضمون کو آپ نے کئی صفحوں میں ختم کیا ہے اسے پھر ایک دو شعر میں ضبط کر دیا ہے پس میں جو اس سے پہلے بھی دو تین بار یہ عرض کر چکا ہوں۔ اب پھر ایکبار اپنے بزرگوں کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض گذار ہوں کہ وہ حضرت اقدس کی تعلیم کا ثلث تھوڑا تساہل کر کے اپنے ہاتھ سے نہ جانے دیں اسوقت فارسی پڑھانے والے بھی موجود ہیں اور پڑھنے والے بھی۔ آپ اتنا ہی خیال کریں کہ ہمارے جو دوست بوشہر وغیرہ میں ہیں۔ فارسی دانی ان کے لئے پھر سلسلہ کے لئے کس قدر مفید ثابت ہوئی ہے۔

قادیان میں کیوں بار بار آنا چلیے

حضرت خلیفہ ثانی ایک دوست کو لکھتے ہیں:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا کارڈ ملا۔ میں انشاء اللہ دعا کرونگا۔ خدا تعالےٰ کے تمام کاموں میں جوار بھاٹے کا سلسلہ جاری ہے۔ شائد انگریزی میں اس قاعدہ کو ایکشن اور ری ایکشن کہتے ہیں۔ ابتداءً اجب آدمی احمدی ہوتا ہے اسکا جوش اس کے نفس کی اصلاح کر دیتا ہے اور وہ ایک نمایاں تغیر پاتا ہے لیکن پھر جب تازہ ایندھن نہ پڑے۔ اسمیں کمی آنی شروع ہو جاتی ہے۔ اسکے لئے حضرت مسیح موعود نے علاج بتایا ہے۔ اور وہ قادیان کا بار بار آنا ہے۔

خذ ما صفا یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ نواب حاجی محمد اسمٰعیلخان صاحب ایڈیٹر افادہ سول لائن آگرہ نے جو ایک علم دوست بزرگ ہیں حال میں ایک کتاب شائع کی ہے جسکا نام ہے خذ ما صفا اسمیں صاحب موصوف نے وہ علمی ادبی تاریخی بہترین مضامین جمع کئے ہیں جو مختلف اخباروں میں نکلے مکرم حاجی صاحب نے نہایت قابل قدر کام کیا ہے اخبارونکے فائل عام طور سے محفوظ نہیں رکھے جاتے اور اگر رکھے بھی جائیں تو کس کو اتنی فرصت ہے جو مفید و کار آمد مضامین ڈھونڈ ڈھونڈ کر نکالے مجھے اس تجویز سے اتفاق ہے کہ خذ ما صفا کا سہ ماہی نمبر نکلے اور علم دوست حضرات اس کے باقاعدہ خریدار بنجائیں بلکہ قیمت سالانہ پیشگی

پھر بھی اس کتاب کی قیمت معلوم نہیں شاید ایک روپیہ ہوگی احباب ضرور اپنے کتب خانوں کی زینت بنائیں۔

سیّدنا غلام احمدؑ

جمال یوسفِ رعنا غلام احمدؐ کا
کمال رشکِ مسیحا غلام احمدؐ کا

جدھر بھی جائیے چرچا غلام احمدؐ کا
جسے بھی پوچھیے شیدا غلام احمدؐ کا

عجب نہیں کہ مسلمان سب ہی ایسے ہوں
کہ جو بھی ہو کوئی ہوگا غلام احمدؐ کا

وہ میرے مردمِ دیدہ میں بن گیا ہے نور
نظر میں کھب کے سراپا غلام احمدؐ کا

قلوبِ خلق پہ سکہ اسکا جاری ہے
ہو ایشیاؤ اروپا غلام احمدؐ کا

جو چاہے تو ابھی مغرب سے ہو طلوع الشمس
بڑا قدیر ہے مولیٰ غلام احمدؐ کا

مری نگاہ میں جچتا نہیں کسی کا حسن
کہ یاد ہے رخِ زیبا غلام احمدؐ کا

جو زار روس تھا یوں زار ہو گیا یکدم
نشان آپ نے دیکھا ہے غلام احمدؐ کا

فلک تو قرص مہ و خور کے روز دکھلائے
مگر جو شخص ہو بھوکا؟ غلام احمدؐ کا

وہ دن قریب ہے ڈنکا بجیگا عالم میں
ثری سے تا بہ ثریا - غلام احمدؐ کا

قتیلِ تیغِ جفا نے بوقتِ ذبح کہا
کہ باثبوت ہے دعویٰ غلام احمدؐ کا

وہ بدنصیب ہیں جو فیض کچھ نہیں پاتے
کھلا ہوا ہے بھنڈارا غلام احمدؐ کا

شہید ناز کی تربت سے یہ صدا آئی
کہ آہ! لطف شناسا غلام احمدؐ کا

انہوں نے اپنی ہی خانہ خرابیاں کرلیں
ہوا نہ بال بھی بینکا غلام احمدؐ کا

یہ جی میں آتا ہے ہر وقت ہو زباں پہ مری
کچھ ایسا نام ہے پیارا غلام احمدؐ کا

عزیز شہر سے کہدو کہ پا گیا عزت
وہی جو تھا کبھی رسوا غلام احمدؐ کا

سنیں یہ غور سے باشندگانِ پاک ٹن[2]
کہ ایک روز یہ ہوگا[1] غلام احمدؐ کا

یہ چار دانگ سے خلقت پکار اٹھی ہی
ہوا سپوت ہی بیٹا غلام احمدؐ کا

بڑی بڑی ہیں امیدیں بشیر احمد سے
ہے باغ پھول کے پھلنا غلام احمدؐ کا

[1] روحانی فتوحات [2] اکثر احمدی ہونگے

پیام کیا یہ مجھے دارالسلام سے پہنچا | بہشت ہے یہی جینا غلام احمدؑ کا
مٹائے سے نہیں مٹتا کہ ہو چکا ہے نقش | نگینِ دل پہ یہ طغرا غلام احمد کا
مری نظر میں وہی ہے مری زباں پہ وہی | مرے دماغ میں سودا غلام احمد کا
جو دل دیا ہے تو اب جان بھی فدا کر دو | ہے غالباً یہی ایما غلام احمد کا
کرے ہے کشتِ قلوبِ جہانیاں سیراب | جدھر جدھر گیا دریا غلام احمد کا
یہ کون جا کے محمد حسین شہ سے کہے | کہ عہد کس لئے توڑا غلام احمد کا
امام اپنا بنایا ظفر علی خاں کو | جو ہے مخالفِ یکتا غلام احمد کا
کرائے یاد کوئی شیخ رحمت اللہ کو | وہ دودھ لاگے پلانا غلام احمد کا
نہ بھولے ہونگے کبھی مولوی غلام حسن | کہ ظاہری بھی ہے رشتہ غلام احمدؑ کا
کراؤں یاد محمد علی کو میں کیا کیا | کہ وہ بھی تھا کبھی ہوتا غلام احمدؑ کا
کہوں میں کیا یہ مبارک سیالکوٹی کو | مرید یہ ہوتا ہے ایسا؟ غلام احمد کا
ابھی سے چھوڑ دیا ہے بشارت[1] احمد نے | وہ عشقِ حسنِ خود آرا غلام احمد کا
بغیر آنکھ جھپکنے کے دیکھنا امجد[2] | تمہیں تو یاد ہی ہوگا غلام احمد کا
عجب ہے تم بھی رقیبوں سے مل گئے آخر | یہ عہد خوب نبایا - غلام احمد کا
وہ ذوق شوق کی باتیں وہ بدر کا دفتر | وہ عہد میں نہیں بھولا غلام احمدؑ کا
وہ گرمیوں میں کسی سرد مہر کا آنا | وہ دیکھنا وہ دکھانا غلام احمدؑ کا
وہ سردیوں میں بہت گرم محفلِ احباب | وہ دور ساغرِ مینا غلام احمدؑ کا
کسی عزیز کی دلچسپیوں کے ساماں میں | وہ اک خفیف سا پردا غلام احمد کا
خیال و خواب ہوئی ہیں حکایتیں کیا کیا | زمانہ جلدی سے گزرا غلام احمد کا

عجب سوال ہے اکمل ہے قادیاں میں کون
اجی وہی ہے جو ہے مرزا / شیدا غلام احمدؑ کا

[1] یکے از محبان فقیر کہ اسمش عبدالمجید بی اے ست [2] کو [3] ڈاکٹر

ہم اہل قبلہ کی تکفیر نہیں کرتے

مندرجہ عنوان مسئلہ نہایت ضروری ہے کیونکہ ہمیں تکفیر اہل قبلہ کا مرتکب قرار دیکر ہم سے نفرت دلائی جاتی ہے اور اکثر لوگ ہمیں تنگ خیال ملاّ مزاج تصور کر کے ہماری بات تک سننا گوارا نہیں کرتے اسلئے ضروری ہے کہ یہ چھوٹا سا ٹریکٹ جو الگ بھی چھپوایا گیا ہے عام طور پر تقسیم کر کے اس غلط فہمی کو رفع کیا جائے جو ہماری نسبت پھیلائی گئی ہے جس میں اہل قبلہ و کلمہ گو کے معنے اہلسنت وجماعت کی پرانی کتابوں سے دکھائے ہیں اور ۹۹ وجہ کفر اور ۱ وجہ اسلام پر کفر کا فتوے نہ دینے کے معنے بتائے ہیں اور یہ بھی بتایا کہ جسے ہم کافر قرار دیتے ہیں حضرت نبی کریم کے حکم سے قرار دیتے ہیں اور اس پر جمہور اہل اسلام کا اتفاق ہے قیمت صرف ۲ ۱۰ جلد کی قیمت ۱۲ ہے ۔ محصولڈاک ۱۰ کے لئے صرف ۳

مرہم عیسےٰ

ہر قسم کے زخموں جراحتوں۔ چوٹوں۔ خنازیر۔ سرطان۔ طاعون اور ہر قسم کے خبیث زہریلے پھوڑوں پھنسیوں۔ ناسوروں گنج۔ خارش۔ بواسیر جانوروں کے کاٹ لینے وغیرہ کے لئے نہایت مجرّب قیمت فی ڈبی ۸ دفتر تشحیذ سے منگواؤ

ہر قسم کی سلسلہ کی کتابیں تشحیذ کی معرفت منگوائیے بلوغ المرام صرف ۵ جلد رہگئی ہیں ۱ ار پر ملیگی

چٹیں نئی چھپنے والی ہیں۔

اگر کسی خریدار کا پتہ غلط یا قابل تبدیل ہو تو فوراً اطلاع دیں *

مینجر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۴

۵ر

پلیگ سے کیوں ڈرتے ہو

سوائے اور بیماریوں کے اس سے ڈرنے کا سبب یہ ہے کہ آجتک لاکھوں انسان اس موذی عارضہ کے پنجہ ظلم سے ہلاک ہوچکے ہیں گاؤں کے گاؤں اجاڑ ہوگئے شہر کے شہر تباہ ہوئے اسوجہ سے اسکے نام سے ہی دہشت ہوتی ہے پلیگ میں مبتلا ہونیکے بعد پھر کوئی علاج نہیں ہے لیکن بنظر حفظ ما تقدم ڈاکٹر ایس کے برمن کی پلیگ روکنے والی گولیاں منگوا کر ضرور رکھیں ان گولیوں کے استعمال سے جسم کے خون میں کچھ ایسا اثر ہوتا ہے جس سے پلیگ کے کیڑے نہ ٹھہر سکیں اور نہ انکا زہر اثر کر سکتا ہے وقت پر ان گولیوں کے استعمال سے ہزاروں انسان پلیگ سے محفوظ رہ سکتے ہیں آپ بھی غافل نہ رہیں ایک گولی روزانہ ٹھنڈے پانی سے نگلجانا چاہئے بچوں کو نصف یا چوتہائی قیمت ۳۶ گولیوں کی ڈبیہ ۸ر ۶ گولیونکی ڈبیہ ۲ر محصولڈاک ایک سے ۶ ڈبیہ تک ۵ر

دوائیوں کے تیل

مذکورہ ذیل دوائیوں کے تیل کے دو تین بوند پاؤ آدھ سیر دوا کے فائدہ دیتے ہیں اور کوٹنے پیسنے کی تکلیف سے بھی بچتے ہیں۔ اور آسانی سے پی سکتے ہیں۔

(۱) روغن صندل۔ سوزاک کے لئے نہایت درجہ مفید ہے قیمت ۶ر محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ر

(۲) اجوائن کا تیل قے بدہضمی کے ایک ہی دوا ہے ″ ۶ ″ ″ ″ ۵ر

(۳) روغن سونٹھ۔ یہ بھوک بڑھاتا ہے اور ریاح کو خارج کرتا ہے ″ ۸ر ″ ″ ۵ر

(۴) روغن سونف۔ پیٹ پھولنا اور دست وغیرہ کے لئے مفید ثابت ہوا ہے ۴ر ″ ۵ر

(۵) روغن دال چینی یہ دال چینی کے مانند چھلکوں سے بنا ہے اور یہ چیز نہایت خوشبودار ہے ۶ر

(۶) روغن لونگ۔ متلی اور ریاح کو دفع کرتی ہے اور درد شکم و بدہضمی کو مفید ہے ۴ر ۵ر

(۷) روغن لیمو۔ ہرے گویا ابھی درخت سے ٹوٹے ہوئے لیموں کا خوشبو دیتا ہے ۴ر ۵ر

(۸) روغن پیپرمنٹ۔ پیٹ کے درد بدہضمی اور ریاح کے خارج کرنے میں یہ مشہور دوا ہے ۱۰ر ۵ر

(۹) روغن الائچی۔ متلی اور ہچکی کو بند کرتی ہے اور بھوک بڑھاتی ہے ۲ر ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ